الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد۸ جمعۃ المبارک ۲۸/دسمبر ۲۰۰۱ء شمارہ ۵۲

۱۲/شوال ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۸/فتح ۱۳۸۰ ہجری شمسی

دعا کی درخواست

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے عمرہ کے لئے جانے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا: ”میرے بھائی ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا“

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے مجھے ساری دنیا مل جاتی تو اتنی خوشی نہ ہوتی۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات)

ماہِ رمضان المبارک میں مسجد فضل لندن میں درس قرآن کریم کی نہایت پاکیزہ اور بابرکت عالمی مجلس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ہر ہفتہ اور اتوار کو درس قرآن مجید جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست دیکھا اور سنا جاتا ہے

(۱۵/ رمضان المبارک ۲۰۰۱ء (بروز ہفتہ)سورۃ الاعراف کی آیات ۱۵۸ تا ۱۶۴ کے درس کا خلاصہ

(پانچویں قسط)

لندن۔(۱۵/رمضان المبارک۔یکم/دسمبر ۲۰۰۱ء)۔ آج برطانیہ میں رمضان المبارک کا ۱۵واں روز اور ہفتہ کا دن تھا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج قبل دوپہر مسجد فضل لندن میں سورۃ الاعراف کی آیات ۱۵۸ تا ۱۶۴ کا درس ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست نشر کیا گیا۔ قرآنی علوم اور حقائق و معارف پر مشتمل اس درس میں حضور ایدہ اللہ اہم اور، مشکل الفاظ کی حل لغت، احادیث نبویہ اور مفسرین کی تفاسیر کے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تفاسیر کے حوالہ سے بھی مضامین قرآن کو بیان فرماتے ہیں اور جہاں ضرورت ہو وہاں ضروری تشریحات اور محاکمہ بھی فرماتے ہیں۔ذیل میں اس درس کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے۔

آیت ۱۵۸: ﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ ......الخ﴾ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے شیعہ مترجم سید مقبول احمد دہلوی کی تفسیر کا ذکر فرمایا۔ وہ لکھتے ہیں: ”کافی اور تفسیر مجمع البیان میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول وہ ہے جس سے فرشتہ نازل ہو کر کلام کرے۔اور نبی وہ ہے جس کو خواب میں احکام ملیں“۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ زبردستی تقسیم کی گئی ہے۔اس میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نبی کو بھی خبریں دیتا ہے اور الہام فرماتا ہے اور رسول کو بھی خبریں دیتا ہے اور الہام فرماتا ہے۔ اس لئے یہ تقسیم زبردستی کی ہے۔ پھر وہ لکھتے ہیں: ”اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ نبوت اور رسالت ایک ہی ذات میں جمع ہو جاتے ہیں“۔ حضور نے فرمایا یہ سچ ہے۔ بہت دفعہ نہیں، ہمیشہ ایسا ہوتا ہے۔ ”تفسیر عیاشی میں ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا تھا کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمّی کیوں کہا گیا۔ فرمایا کہ مکہ سے نسبت رکھنے کے سبب۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا﴾ تاکہ تم ام القریٰ اور اس کے اردگرد والوں کو ڈراؤ۔ پس اُمّ القریٰ مکہ ہے اور اسی کی نسبت کے سبب آنحضرتؐ اُمّی ہوئے“۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ ایک وجہ آنحضرتؐ کو اُمّی کہنے کی یہ بھی ہے۔

علامہ فخر الدین رازی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ: ”جان لیجئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وہ شخص جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں رحمت

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں جہاں کہیں بھی وہ مجھے یاد کرے یا میرے ذکر سے اس کے ہونٹ حرکت کریں

ایک مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک دعا ہی ہے جس سے خدا ڈھونڈنے والے پر تجلّی کرتا ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۴/دسمبر ۲۰۰۱ء)

(لندن ۱۴/دسمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج یہ اس سال کے رمضان کا آخری جمعہ ہے جسے عامۃ الناس جمعۃ الوداع کہتے ہیں حالانکہ نہ تو قرآن کریم میں کسی جمعۃ الوداع کا ذکر ہے نہ کسی حدیث میں۔ حجۃ الوداع کا ذکر تو ہے مگر جمعۃ الوداع کا کوئی ذکر نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج بھی مَیں نے دعا کا مضمون چنا ہے جو بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے حضور نے فرمایا کہ اس جمعہ کی ایک برکت بھی ہے کہ بہت سے لوگ جنہوں نے ساری عمر میں نماز نہ پڑھی ہو وہ اس جمعہ میں آجاتے ہیں اور جمعۃ الوداع سے ان کی مراد ہے کہ ”ٹاٹا“۔ بس اگلے سال ملیں گے۔ تو اس کے نتیجہ میں کم از کم ایک دفعہ تو کسی کو نماز پڑھنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ اس موقعہ کی مناسبت سے حضور ایدہ اللہ نے ذکر فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ کچھ لوگ جمعۃ الوداع کے دن چار رکعت نماز پڑھتے ہیں اور اس کا نام قضاء عمری رکھتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ایک فضول امر ہے۔ ایک دفعہ کوئی شخص بے وقت نماز پڑھ رہا تھا کسی نے حضرت علیؓ سے کہا کہ آپ اسے منع کیوں نہیں کرتے تو انہوں نے فرمایا کہ مَیں ڈرتا ہوں کہ اس آیت کے الزام کے تحت نہ آجاؤں کہ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے جو ایک بندے کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الصافات ۷۶ تا ۸۱ کے حوالہ سے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کی قبولیت اور ان کی اور ان کے اہل کی نجات کا ذکر فرمایا۔ حضور نے ایک حدیث قدسی بھی بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں جہاں کہیں بھی وہ مجھے یاد کرے یا میرے ذکر سے اس کے ہونٹ حرکت کریں۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب دوسرے غائب کے لئے کرتا ہے۔ اسی طرح ارشاد نبوی ہے کہ ایک مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے جب آنحضرت ﷺ سے عمرہ کی اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے بھائی، ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ آنحضرتؐ نے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:درس القرآن از صفحہ اول

مقرر کر رکھی ہے اس کی بنیادی صفات تقویٰ، زکوۃ کی ادائیگی اور آیات پر ایمان لانا ہے تو اس کے ساتھ نبی اُمّی جو تورات اور انجیل کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا کی اتباع بھی لازم قرار دے دی۔

اس امر میں اختلاف ہے۔ بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ (یہود) اعتقادِ نبوت کی وجہ سے اس کی پیروی کریں۔ جبکہ وہ اس نبی کی صفات تورات میں بطور پیشگوئی کے مذکور پاتے ہیں۔ جبکہ اس کی شریعت کی پیروی اس کے مخلوق کی طرف سے مبعوث ہونے سے قبل کرنا ان کے لئے جائز نہیں تھا۔ اور ﴿وَالْاِنْجِیْل﴾ انجیل سے مراد ہے کہ جو انجیل میں اس کے بارہ میں پیشگوئیاں پاتے ہیں اور یہ محال ہے کہ انجیل کے نزول سے قبل ہی انجیل کی پیشگوئیوں پر ان کو اطلاع ہو۔

بعض مفسرین کی رائے ہے کہ سابقہ بنی اسرائیل مراد ہی نہیں ہیں بلکہ وہ بنی اسرائیل مراد ہیں جو حضرت رسول اکرم ﷺ کے زمانہ میں موجود تھے۔ فرمایا کہ یہ جو بنی اسرائیل کی موجودہ نسل ہے جب تک یہ اس رسول اُمّی کی کامل اتباع نہ کریں ان کے لئے آخرت کی رحمت مقدر نہ ہوگی۔

یہ دوسرا قول مفہوم کے زیادہ قریب ہے کیونکہ قبل بعثت باوجود اتباع ناممکن ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ بیان فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل اس رحمت کے مورد حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں نہیں بن سکتے تھے۔ مگر تقویٰ، ادائیگی زکوۃ اور ایمان بالآیات سے اور یہی صفات حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں نبی اُمّی کی شریعت پر عمل کرنے سے بنی اسرائیل کو رحمت کا مورد بنائے گی"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ نئی بات کی ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ کے یہود تو آنحضرتؐ کی پیروی نہیں کر سکتے تھے مگر جو آپ کی صفات بیان ہوئی ہیں ان کی پیروی کر سکتے تھے۔ پھر لکھتے ہیں:

"جب یہ معلوم ہو گیا تو ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی نو (۹) صفات بیان فرمائی ہیں۔ پہلی صفت آپ کا رسول ہونا ہے۔ دوسری نبی ہونا، تیسری اُمّی ہونا، چوتھی وہ شخصیت جس کی تورات و انجیل میں معروف پیشگوئیاں ہیں، پانچویں امر بالمعروف کرنے والا، چھٹی نہی عن المنکر کرنے والا، ساتویں پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دینے والا، آٹھویں بُری اور خلاف طبع چیزوں کو حرام قرار دینے والا اور نویں رسوم و بدعات کے طوقوں اور بوجھوں سے نجات دینے والا ہے"۔ (تفسیر کبیر رازی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر پیش کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آپ فرماتے ہیں: "چالاکی سے علوم قرآن نہیں آتے۔ دماغی قوت اور ذہنی ترقی قرآنی علوم کو جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہو سکتا۔ اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے۔ متقی کا معلّم خدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبیوں پر اُمّیت غالب ہوتی ہے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں آپ نے تمام نبیوں کے متعلق فرمایا ہے کہ تمام نبیوں پر اُمّیت غالب ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو خود تعلیم دیتا ہے۔ "ہمارے نبی کریم ﷺ کو اس لئے اُمّی بھیجا کہ باوجودیکہ آپؐ نے نہ کسی مکتب میں تعلیم پائی اور نہ کسی کو استاد بنایا۔ پھر آپؐ نے وہ معارف اور حقائق بیان کئے جنہوں نے دنیوی علوم کے ماہروں کو دنگ اور حیران کر دیا۔ قرآن شریف جیسی پاک، کامل کتاب آپ کے لبوں پر جاری ہوئی جس کی فصاحت و بلاغت نے سارے عرب کو خاموش کرا دیا۔ وہ کیا بات تھی جس کے سبب سے آنحضرت ﷺ علوم میں سب سے بڑھ گئے۔ وہ تقویٰ ہی تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی مطہر زندگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ قرآن شریف جیسی کتاب وہ لائے جس کے علوم نے دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۲ مورخہ ۳۱؍مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۔۳)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ﴿یَأْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ نبی ان باتوں کے لئے حکم دیتا ہے جو خلاف عقل نہیں ہیں اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جن سے عقل بھی منع کرتی ہے اور پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام ٹھہراتا ہے اور قوموں کے سر پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جس کے نیچے وہ دبی ہوئی تھیں اور ان گردنوں کے طوقوں سے وہ رہائی بخشتا ہے جن کی وجہ سے گردنیں سیدھی نہیں ہو سکتی تھیں۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے اور اپنی شمولیت کے ساتھ اس کو قوت دیں گے اور اس کی مدد کریں گے اور اس نور کی پیروی کریں گے جو اس کے ساتھ اُتارا گیا وہ دنیا اور آخرت کی مشکلات سے نجات پائیں گے"۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ یادداشتیں۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۴۲۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی ایک اور اقتباس ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"وہ ہی لوگ ہیں جو اس رسول نبی پر ایمان لاتے ہیں کہ جس میں ہماری قدرت کاملہ کی دو نشانیاں ہیں۔ ایک تو بیرونی نشانی کہ توریت اور انجیل میں اس کی نسبت پیشین گوئیاں موجود ہیں جن کو وہ آپ بھی اپنی کتابوں میں موجود پاتے ہیں۔ دوسری وہ نشانی کہ خود اس نبی کی ذات میں موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ باوجود اُمّی اور ناخواندہ ہونے کے ایسی ہدایت کامل لایا ہے کہ ہر ایک قسم کی حقیقی صداقتیں جن کی سچائی کو عقل و شرع شناخت کرتی ہے اور جو صفحۂ دنیا پر باقی نہیں رہی تھیں لوگوں کی ہدایت کے لئے بیان فرماتا ہے اور ان کو اس کے بجالانے کے لئے حکم کرتا ہے اور ہر ایک نامعقول بات سے کہ جس کی سچائی سے عقل و شرع انکار کرتی ہے منع کرتا ہے اور پاک چیزوں کو پاک اور پلید چیزوں کو پلید ٹھہراتا ہے اور یہودیوں اور عیسائیوں کے سر پر سے وہ بھاری بوجھ اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے اور جن طوقوں میں وہ گرفتار تھے ان سے خلاصی بخشتا ہے۔ سو جو لوگ اس پر ایمان لاویں اور اس کو قوت دیں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی بکلّی متابعت اختیار کریں جو اس کے ساتھ نازل ہوا ہے وہی لوگ نجات یافتہ ہیں"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۶۴ تا ۵۶۶)

آیت ۱۵۹: ﴿قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ....الخ﴾ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث نبویؐ ہے کہ ابوادریس خولانی روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے ابودرداءؓ سے سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے درمیان بحث ہو گئی اور حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو ناراض کر دیا۔ حضرت عمرؓ آپ سے ناراضگی کی حالت میں منہ موڑ کر چلے گئے۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کے پیچھے بھاگے اور آپؓ سے معافی چاہی۔ انہوں نے ایسا نہ کیا اور زور سے دروازہ بند کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابودرداء کہتے ہیں کہ ہم بھی وہاں حاضر تھے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا یہ ساتھی غصہ میں لگتا ہے۔ ابودرداءؓ کہتے ہیں اس اثناء میں حضرت عمرؓ کو ندامت ہوئی اور وہ بھی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور کو سلام کیا اور قریب ہو کر بیٹھ گئے۔ حضور کو ساری بات سنائی تو حضور کو غصہ آ گیا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے خدا کی قسم یا رسول اللہ! مجھ سے یہ ظلم سرزد ہوا ہے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا: "کیا تم میرے اس ساتھی کو چھوڑنے والے ہو کہ جب میں نے کہا کہ ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ تو تم سب نے کہا کہ تو جھوٹ کہتا ہے اور (حضرت) ابوبکرؓ نے کہا کہ صَدَقْتَ"۔

(بخاری کتاب التفسیر۔باب قُلْ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ......)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ آپ کی طبیعت میں انکساری تھی اس کی وجہ سے آپ اپنا قصور تسلیم کر رہے تھے۔

علامہ فخر الدین رازی لکھتے ہیں: "یہ آیت اگرچہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ تمام مخلوق کے لئے مبعوث ہوئے ہیں مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انبیاء علیہم السلام میں کوئی اور تمام مخلوق کے لئے مبعوث نہیں ہوا۔ بلکہ تمام دلائل کی طرف رجوع واجب ہے کہ آیا آپ کے علاوہ کوئی اور نبی ایسا ہے جو تمام مخلوق کے لئے مبعوث ہوا یا کوئی نہیں؟ پس ہم کہتے ہیں کہ جمیع علماء اس بات میں متفق ہیں کہ آپؐ کے علاوہ اور کوئی نبی ایسا نہیں جو تمام مخلوق کے لئے بھیجا گیا ہو کیونکہ حضرت رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ: مجھے پانچ ایسی خصوصیات حاصل ہیں جو کسی اور نبی کو مجھ سے پہلے نہیں دی گئیں۔ مَیں سرخ اور کالے ہر رنگ و نسل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ساری زمین کو میرے لئے پاک اور مسجد بنایا گیا ہے۔ مجھے دشمن پر ایک ماہ کی مسافت کا رعب دیا گیا ہے۔ اور مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا ہے، مجھ سے پہلے ایسا نہیں تھا۔ اور مجھے کہا گیا ہے کہ دعا کر تجھے عطا کیا جائے گا۔ چنانچہ مَیں نے اسے اُمّت کی شفاعت کے لئے مخفی رکھا ہوا ہے۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ حدیث اس مقصد کے ثبوت پر قطعی طور پر دال نہیں ہے کیونکہ بعید نہیں کہ اس سے مراد یہ ہو کہ پانچوں خواص من حیث المجموع حضرت رسول کریم ﷺ کے خواص ہیں جو آپ کے علاوہ کسی اور کو مجموعی طور پر حاصل نہیں۔ البتہ یہ لازم نہیں کہ آپ کے خواص کا یہ مجموعہ اس خواص کے مجموعہ میں کسی فرد واحد پر بھی اطلاق پاتا ہو۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی اپنی ساری اولاد کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اس لحاظ سے وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے اور حضرت نوح علیہ السلام جب کشتی سے نکلے تھے تو وہ ان لوگوں کی طرف جو آپ کے ساتھ تھے مبعوث ہوئے جبکہ اس زمانہ میں جتنے بھی لوگ تھے وہ صرف آپ کی قوم ہی تھی"۔ (تفسیر کبیر رازی)

حضور نے فرمایا کہ یہاں امام صاحب کو غلطی لگی ہے۔ آدم سے پہلے بھی لوگ دنیا میں موجود تھے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آسٹریلیا میں چالیس ہزار سال سے انسان موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آدم کی اولاد تو محدود تھی اور محدود علاقہ میں تھی۔

پھر حضور ایدہ اللہ نے علامہ الفیض کاشانی کا ایک حوالہ پڑھا۔ وہ لکھتے ہیں: "کتاب مجالس میں حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا "یہود کا ایک گروہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے محمدؐ! کیا آپ اپنے آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے ہیں اور آپ ہی وہ ہیں جن پر اس طرح وحی نازل ہوتی ہے جس طرح موسیٰ بن عمران پر نازل ہوتی تھی۔ حضرت رسول اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر فرمایا ہاں مَیں سیدِ وُلد آدم ہوں اور کوئی فخر نہیں اور مَیں خاتم النبیین اور امام المتقین ہوں اور رب العالمین کی طرف سے مبعوث ہوا ہوں۔

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

نئی صدی اور نئے ملینیم کا آغاز

اس نئے دور میں جماعت احمدیہ کے پہلے جلسہ سالانہ کا انعقاد

سرزمین جرمنی کی خوش بختی کا ایک درخشندہ ثبوت

مسلسل تین روز تک افضال الٰہی کے نزول کا ایمان افروز تذکرہ

(مسعود احمد خان دھلوی)

آجکل برطانیہ کے دیہی علاقوں میں "فُٹ اینڈ ماؤتھ" کا وبائی مرض پھیلا ہوا ہے۔ اس بناء پر اختیار کی گئی احتیاطی تدابیر کے تحت جماعت کے اپنے ملکیتی وسیع و عریض رقبہ اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں جو دیہی علاقہ میں واقع ہے امسال جماعت احمدیہ عالمگیر کے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کا انعقاد ممکن نہ تھا۔ بقولیکہ ایک در بند ستر در کھلے اِس للّٰہی جلسہ کے یورپ کے کسی بھی ملک میں انعقاد کا انتظام ہو سکتا تھا۔ تاہم امیر جماعت احمدیہ جرمنی محترم جناب عبداللہ واگس ہاؤزر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی کہ امسال جلسہ سالانہ جرمنی کو جماعت احمدیہ عالمگیر کے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کے طور پر منعقد کرنے کی منظوری عطا فرمائی جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس درخواست کو شرف قبولیت بخش کر سرزمینِ جرمنی کے بھاگ جاگنے کی راہ ہموار فرمادی۔ سرزمین جرمنی قلب یورپ میں واقع وہ سرزمین ہے جسے "المانیہ" کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے جس کے ایک معنی دار یا گھر کے بھی ہیں مزید برآں اسے "دارالامان" سے ایک خاص صوتی مناسبت بھی حاصل ہے۔ ہر چند کہ بظاہر ایسا محترم امیر صاحب جماعت جرمنی کی درخواست پر ظہور میں آیا لیکن زمین پر کچھ ظہور میں نہیں آتا جب تک آسمان پر اس کا فیصلہ نہ ہو۔ سو الٰہی تقدیر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وساطت سے یہی چاہا کہ سرزمینِ جرمنی ایک خاص لحاظ سے معزز و مفتخر قرار پائے۔ اس آسمانی تقدیر کے بروئے کار آنے سے سرزمین جرمنی کے ایسے بھاگ جاگے کہ اسے تاریخِ احمدیت میں منفرد اعزاز حاصل ہوئے بغیر نہ رہا جو اس کی خوش بختی کے ایک درخشندہ ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اِس کی کسی قدر تفصیل بیان کرنا سر دست مقصود ہے۔

سرزمین جرمنی کی خوش بختی کا درخشندہ ثبوت

جماعت احمدیہ کی تاریخ کا اپنی جگہ دائمی اہمیت کا حامل یہ ایک یادگار واقعہ ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے اکیسویں صدی عیسوی کے پہلے انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے خدائے قادر قدوس کی نگاہ انتخاب جرمنی کی سرزمین پر پڑی اور اس طرح اس کی خوش قسمتی اظہر من الشمس ہوئے بغیر نہ رہی۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود باجود کے ذریعہ جاری ہونے والی خدائے رحیم الکریم کی تقدیر خاص کے بموجب جماعت احمدیہ عالمگیر کا یہ تاریخی اور تاریخ ساز جلسہ سالانہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اگست ۲۰۰۱ عیسوی کو جرمنی کے شہر من ہائم کے "مائی مارکیٹ" نامی نہایت صاف ستھری اور وسیع و عریض علاقہ میں منعقد ہوا۔ اِس طرح سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتِ بابرکات اور قادیان دارالامان کی مقدس بستی کے طفیل سرزمینِ جرمنی میں بھی "رجوع جہاں" کا ایمان افروز منظر اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ منصۂ شہود پر آیا اور اِس امر کو آشکار کرنے کا موجب بنا کہ اس خوش نصیب سرزمین کے لئے بھی طفیلی رنگ میں "مرجعِ خواص" بنا مقدر تھا کیونکہ جو بھی اس للّٰہی جلسہ میں شرکت کے لئے آتا ہے فرشتوں کی باطنی تحریک کے نتیجہ میں آتا ہے اور اسی لئے وہ اپنی ذات میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ایک نشان کی حیثیت رکھتا ہے اور عنداللہ خواص میں شمار کئے جانے کی سعادت اس کے حصہ میں آتی ہے۔

پھر سرزمین جرمنی کی خوش بختی و خوش نصیبی تاریخِ احمدیت کی زینت اس لئے بھی بنے گی اور اِس کا تذکرہ اِس لحاظ سے بھی خاص اہمیت کا حامل قرار پائے گا کہ اس کی سرزمین پر ۲۰۰۱ء کی مقررہ تاریخوں میں منعقد ہونے والا جماعت احمدیہ کا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ نئی صدی کا ہی نہیں بلکہ نئے ملینیم (نئے ہزار سالہ دور) کا پہلا جلسہ سالانہ بھی تھا اور اس کے لئے غلبۂ اسلام کی شکل میں پورے کرہ ارض پر چھا جانے والے موعودہ روحانی انقلاب کا ایک نیا سنگِ میل اور اہم پیش خیمہ بننا اور ثابت ہونا مقدر تھا۔ اسی لئے تاریخ احمدیت کے اِس نئے اور اہم موڑ پر فرشتوں کی باطنی تحریک کے زیر اثر دنیا کے تمام براعظموں اور ان کے بہت سے جزیروں تک سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس زمانہ کے منتخب عشاق اور اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام کے متوالے یعنی اِس آخری زمانہ میں آنحضورؐ ہی کے موعود المسیح الامام المہدی علیہ السلام کی دوبارہ روشن کی ہوئی اُس شمع ہدایت کے پروانے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق و استطاعت کے مطابق ہزارہا میل کی فضائی سمندری اور زمینی مسافتیں طے کرتے اور طویل سے طویل تر سفروں کی صعوبتیں اٹھاتے اور برداشت کرتے ہوئے سرزمین جرمنی کی طرف دیوانہ وار کھنچے چلے آئے اور اِس طرح تقدیر خداوندی نے من ہائم شہر کے "مائی مارکیٹ" نامی علاقہ کو تین روز کے لئے حمد و شکر سے لبریز اللہ والوں کی جیتی جاگتی بستی میں تبدیل کر دکھایا اور اِس طرح ذکر الٰہی سے معمور اس بستی کے حصہ میں بھی "رجوعِ جہاں" اور "مرجع خواص" ہونے کا طفیلی اعزاز آیا۔ گویا سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اِس منظوم ارشاد کی صداقت سرزمین جرمنی میں بھی اِس شان سے آشکار ہوئی کہ روحوں پر وجد کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ اِس منظوم ارشاد کی صداقت اُس دور دراز واقع علاقہ میں اِس شان سے کیوں آشکار نہ ہوتی جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نائب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بنفس نفیس وہاں تشریف فرما تھے۔ اپنے اُس منظوم ارشاد میں حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

میں تھا غریب و بیکس وگمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

امسال سیدنا حضرت اقدس موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات اور قادیان کی مقدس بستی کے طفیل "رجوعِ جہاں" اور "مرجعِ خواص" ہونے کا خصوصی اعزاز سرزمین جرمنی کے حصہ میں آیا اور آیا بھی تاریخِ احمدیت کے ایسے مبارک اور خوش آئند موڑ پر جبکہ نئی صدی ہی نہیں نئے ملینیم کا پہلا جلسہ سالانہ اس کی سرزمین پر منعقد ہوا اور ہوا بھی اِس شان سے کہ شرق وغرب کیا آخری کونوں تک بسنے والی اقوام کی قریب قریب پچاس ہزار سعید روحیں وہاں آجمع ہوئیں۔

اقوام عالم کے آشامل ہونے کی بشارت کا وجد آفریں منظر

یوں تو سرزمینِ جرمنی میں اِس سے بیسیوں گنا اور شاید بیسیوں گنا سے بھی زیادہ بڑے اجتماع منعقد ہوتے ہیں لیکن وہ سر تا سر ہوتے ہیں صنعت وحرفت وسیع پیمانہ پر خرید و فروخت اور تجارت کے بین البراعظمی فروغ کے لئے یا لہو و لعب، کھیل تماشوں اور میوزک کی دھنوں پر رقص کرنے اور اِس دوران بیہودہ واخلاق سوز حرکات کا فخریہ مظاہرہ کرنے کی غرض سے۔ لیکن اسی زمین پر اقوام عالم سے اسلام کے نام پر قریب قریب پچاس ہزار سعید روحوں کے آجمع ہونے کا منظر خالصۃً دینی اور روحانی اغراض کا آئینہ دار ہونے اور تمام دوسرے اجتماعوں سے یکسر جدا اور مختلف ہونے کے باعث بدیہی طور پر منفرد شان کا حامل تھا اور اِس کی اثر انگیزی دلوں کو اِس قدر متاثر کرنے والی تھی کہ روحوں پر وجد کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ اِس کی بنیادی وجہ یہ تھی اور ایسے تمام دوسرے روحانی اجتماعوں کے حق میں اس کی بنیادی وجہ ہمیشہ یہی رہے گی کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اِس خالصۃً للّٰہی جلسہ سالانہ کی روحانی اغراض، انقلاب انگیز تاثیرات اور اقوام عالم کی سعید روحوں کے اس میں آشامل ہونے کی بشارات آج سے ایک سو سال پہلے اُس وقت دیدی تھیں جبکہ ابھی بہت کم لوگوں نے آپؑ کی آواز پر لبیک کہہ کر آپ کا اعیان و انصار بننا بدل و جان قبول کیا تھا۔ ابتدائی حالت میں ان کی مختصر تعداد کا اِس امر سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۸۹۱ء کے پہلے جلسہ سالانہ میں صرف ۷۵ افراد ہی شریک ہوئے تھے۔ قوت نمو سے مالا مال ننھے سے بیج کی اُس ابتدائی حالت میں حضور علیہ السلام نے اپنے اعیان و انصار کے مختصر گروہ کو بشارت کے رنگ میں خبر دار فرمایا تھا کہ یہ مختصر چھوٹا اور بظاہر بے حیثیت نظر آنے والا کوئی معمولی جلسہ نہیں ہے اور یہ معمولی ہو بھی کیسے سکتا ہے جبکہ اس کے سال بہ سال دائمی طور پر منعقد ہوتے چلے جانے کے مبارک سلسلہ کی بنیاد خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اسکے لئے محض افراد نہیں بلکہ قوموں کی قومیں تیار کی ہیں جو اپنے نمائندوں کے ذریعہ اس میں آشامل ہوں گی اور سال بہ سال شامل ہو ہو کر اس کی شان کو دوبالا کرتی اور اس کی روحانی اغراض کو پورا کرتی چلی جائیں گی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں رقم فرمایا:

"مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلاءِ کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ (یعنی جلسہ ہائے سالانہ کے سال بہ سال انعقاد کے سلسلہ۔ ناقل) کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

یوں تو قادیان اور پھر اس کے بعد ربوہ میں منعقد ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والے نفوس کی تعداد درجہ بدرجہ لاکھوں سے تجاوز کر چکی تھی لیکن اپنے قدیمی مراکز کی بجائے جرمنی ایسے بدرجہا دور و دراز علاقہ میں جو شرق و غرب ہر دو جانب سے ہزارہا میل دور قلب یورپ میں واقع ہے اور جہاں ایشیا کے غریب ممالک کے باشندوں کا بڑی تعداد میں پہنچنا ممکن نہ تھا ایسی دور افتادہ سرزمین میں نئی صدی اور نئے ملینیم کے سنگم کے مبارک موقع پر منعقد ہونے والے اس تاریخی جلسہ میں زمین کے آخری کناروں تک سے قریب قریب پچاس ہزار سعید روحوں کے آجمع ہونے اور پھر ان کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بالمشافہ زیارت، حضور کے روح پرور ارشادات اور خداداد قوت قدسیہ کی انقلاب انگیز تاثیرات سے فیضیاب ہونے کا منظر کیوں وجد آفریں نہ ہوتا جبکہ یہ سب سعید روحیں ایک سو سال پہلے ملنے والی آسمانی بشارتوں کو اپنی آنکھوں سے پہلے سے بڑھ کر نئی شان سے پورا ہوتے دیکھ رہی تھیں اور اس احساس سے معمور و مسرور تھیں کہ خداتعالیٰ نے ان بشارتوں کے پورا

ہونے میں ان کے وجودوں کو حصہ دار بنانے کا خصوصی شرف بخشتا ہے۔ان قریب قریب پچاس ہزار روحوں میں ۶۰ سے زیادہ ممالک کے ۴۸۶۰۰ افراد شامل تھے۔پھر ان میں سے چار ہزار سے زائد ان زیر تبلیغ اور نو احمدی احباب کی شمولیت خاص طور پر نمایاں تھی جن کا تعلق جرمنی، بوسنیا، البانیہ، کوسوو، روس، آذربائیجان، چین، افغانستان، عرب ممالک، بنگلہ دیش، بھارت اور افریقی ممالک سے تھا ۔بالخصوص افریقی ممالک اور انڈونیشیا کے مردوں اور مستورات پر مشتمل بڑے بڑے وفود نمایاں حیثیت اور شان کے حامل تھے۔وہ سب اپنے روحانی طور پر روشن چہروں بشر ہوں پر کشش چمک اور اسلامی شعار کے آئینہ دار اپنے اپنے نت نئے باوقار قومی لباسوں کی دل خوشکن جھلک کی وجہ سے ہزاروں ہزار نگاہوں کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔ بسااوقات دور سے ہی ان کی زیارت دلوں میں جاگزیں ایمان و یقین کی ترقی پذیر کیفیت کو فزوں سے فزوں تر کرنے کا موجب بنی رہی۔اور مستقبل میں رونما ہونے والے موعودہ عالمگیر غلبہ اسلام کے وجد آفریں نظارے تخیل کی آنکھوں کے سامنے آ آ کر دلوں کو ناقابل بیان مسرتوں، شادمانیوں اور فوز عظیم کا درجہ رکھنے والی کامرانیوں سے ہمکنار کرتے رہے۔

ایک اور خاص بشارت کے پورا ہونے کا روح پرور نظارہ

جرمنی کی سرزمین پر ایک ایسے وقت میں (جبکہ احمدیت اور اس کی وساطت سے دنیا کی تاریخ نئی صدی اور نئے ملینیم کے آغاز کی وجہ سے ایک نئے موڑ پر پہنچ کر روشن سے روشن تر مستقبل کی خبر دے رہی تھی) منعقد ہونے والے اس تاریخی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ایک اور خاص بشارت پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ پوری ہوئی اور اس مہتم بالشان بشارت کا پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ پورا ہونا شرکت کرنے والی تقریباً پچاس ہزار روحوں کے لئے ہی نہیں بلکہ ایم ٹی اے کی نشریات کے ذریعہ اس جلسہ کے پر کیف و سرور اور پرنور نظاروں سے لطف اندوز ہونے والے کروڑوں احمدیوں کے لئے بھی بے حد ازدیاد ایمان کا موجب بنا۔سب سے پہلے آج سے ۱۳۳ سال قبل ۱۸۶۸ء میں جبکہ قرب وجوار کے بہت کم لوگ آپؑ کو جانتے تھے اور آپؑ عام دنیوی نقطہ نگاہ سے گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ آپ کو مخاطب کر کے ایک عظیم الشان بشارت دی اور اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت متعدد بار آپؑ کو ملی اور ملتی چلی گئی۔ حضور نے بتکرار ملنے والی اس آسمانی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:

"مجھے اللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ "میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔(برکات الدعا صفحہ ۳۰)

اس عظیم الشان بشارت کے مطابق خلافت ثالثہ کے مبارک دور میں سب سے پہلے گیمبیا (مغربی افریقہ) کے گورنر جنرل ہز ایکسی لینسی کمارا محمد سنگھاٹے جو سربراہ مملکت کی حیثیت سے بادشاہوں کے زمرے میں شامل تھے کے حصہ میں یہ سعادت آئی کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں ۔وہ بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کو پرہیزگاری اور تقویٰ کی نعمت سے سرفراز فرمایا تھا۔انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور رحمہ اللہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے

جلسہ جرمنی میں شامل ہونے والے تین احمدی مسلمان بادشاہ
(دائیں سے بائیں) کنگ آف الاڈا کے فرزند۔کنگ آف آلاڈا۔کنگ آف پراکو۔کنگ آف ٹوگو
(تصویر بشکریہ: بشیر احمد ناصر۔کینیڈا)

مبارک کپڑوں میں سے ایک مقدس پارچہ ازراہ شفقت انہیں عنایت فرمائیں تاکہ وہ اس سے برکت حاصل کر سکیں۔حضور نے ان کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے ان کی اس نیک خواہش کو پورا کرنے کا خصوصی اہتمام فرمایا۔اس کے بعد افریقی ملکوں کے بعض وزراء، سفراء اور بعض دیگر عمائدین کی جماعت احمدیہ میں شمولیت (جس کا سلسلہ پہلے ہی شروع ہو چکا تھا) کے مبارک سلسلہ میں زیادہ وسعت پیدا ہوئی اور برکت پڑتی چلی گئی اور اس میں روز افزوں اضافہ کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ بعد ازاں خلافت رابعہ کے مبارک دور میں افریقی ممالک کے بعض وسیع علاقوں کے بعض مقتدر بادشاہوں کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا مبارک سلسلہ شروع ہوا اور ان بادشاہوں نے ازراہ عقیدت جماعت احمدیہ عالمگیر کے جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت کی غرض سے آنا شروع کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کی بشارت کے پورا ہونے کو کل دنیا پر آشکار کرنے کا ذریعہ اس للہی جلسہ سالانہ کو بنادیا۔چنانچہ انگلستان کی سرزمین میں منعقد ہونے والے بعض انٹرنیشنل جلسہ ہائے سالانہ کی طرح امسال جرمنی کی سرزمین پر منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں بھی بعض افریقن ممالک کے تین بادشاہ اپنی بیگمات اور بعض مصاحبوں کی معیت میں شریک ہوئے۔ان بادشاہوں میں بینن کے کنگ آف آلاڈا اور کنگ آف پوراکو نیز ٹوگو کے ایک بادشاہ شامل تھے۔جب یہ بادشاہ جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے زرق برق لباسوں میں ملبوس موٹروں کے جلوس کی شکل میں اپنے اپنے علاقہ کے پاکستانی مبلغین کرام کی معیت میں اپنی قیام گاہ سے روانہ ہو کر "مائی مارکیٹ" کی وسیع وعریض حدود میں داخل ہوتے اور ان کا جلوس آہستہ آہستہ جلسہ گاہ کی طرف بڑھتا تو وہاں موجود ہزاروں ہزار احباب فرط مسرت سے جھوم اٹھتے اور وہ ہاتھ ہلا ہلا کر انہیں خوش آمدید کہتے۔ان کی فرط مسرت کا باعث صرف یہ امر ہوتا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک قدیمی پیشگوئی کے پورا ہونے کے بچشم خود مشاہدہ کرنے کی سعادت سے نوازا اور جن بادشاہوں کی اور ان کے حضرت مسیح موعودؑ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کی خبر دی گئی تھی ان میں سے بعض کو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ان کی خوش بختی پر دلالت کرنے والا یہ امر ان کے لئے ازدیاد ایمان و ایقان کا موجب تھا اور ان کے دلوں سے پھوٹ نکلنے والی مسرت اس ازدیاد ایمان و ایقان کی وجہ سے تھی۔یہ نظارہ روحانی کیف و سرور سے کیوں مملوء نہ ہوتا جبکہ یہ عکاس تھا اس قادر و توانا خدائے لم یزل کے فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡد ہونے کا جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔غرض جس بنظر ظاہر انہونی بات کی خبر ۱۸۶۸ء میں دی گئی تھی وہ انہونی کو "ہونی" میں تبدیل ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔وہ حمد و شکر سے لبریز ہو کر فرط مسرت سے کیوں نہ جھوم اٹھتے۔یہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایسا خارق عادت عظیم الشان نشان تھا جسے خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے سوا کوئی منصۂ شہود پر نہیں لا سکتا تھا۔خدائے قادر مطلق نے ہی ان بادشاہوں کو ایمان کی دولت سے مالا مال کیا اور پھر ان کے دلوں میں حضور علیہ السلام کی محبت ڈالی اور پھر اس محبت میں ایسا تموج پیدا کیا اور اس تموج نے ایسا جوش مارا کہ انہیں ہزاروں میل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ جلسہ سالانہ میں حضور علیہ السلام کے خلیفۂ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی زیارت اور آپ کے پرمعارف ارشادات سے مستفیض ہونے کے لئے جرمنی میں کھینچ بلایا۔جلسہ کے شرکاء بادشاہوں میں نہیں بلکہ جوش ایمان واخلاص کے زیر اثر ان کی آمد اور جلسہ میں شرکت کے اندر قدرت خداوندی کا وجد آفریں جلوہ دیکھ رہے تھے اور اس وجد آفریں جلوہ نے ہی انہیں مسرت وانبساط کی ایک ناقابل بیان کیفیت سے ہمکنار کر دکھایا تھا۔

ان افریقی بادشاہوں کے علاوہ بھی کئی امراء و رؤساء میں سے بعض نے بنفس نفیس اور بعض نے اپنے پیغامات کے ذریعہ جلسہ میں اپنی شمولیت کا ثبوت بہم پہنچایا۔گھانا کے وزیر داخلہ نے جو خدا کے فضل سے احمدی ہیں جلسہ میں گھانا کے صدر مملکت کا پیغام پڑھ کر سنایا۔کرغستان کے وزیر مذہبی امور بھی ازراہ عقیدت تشریف لائے ہوئے تھے۔ عزت مآب صدر مملکت جمہوریہ جرمنی کی طرف سے بھی خصوصی پیغام موصول ہوا جس میں انہوں نے اپنی نیک خواہشات کے علاوہ جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔مزید برآں منہائم (وہ شہر جہاں جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا) کی مقامی انتظامیہ کے بائیس افراد پر مشتمل وفد نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔شہر کے میئر کی نمائندہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں شہر کی طرف سے تحفہ پیش کیا۔الغرض کیا عوام اور کیا دنیوی نقطہ نگاہ سے وجاہت رکھنے والے خواص میں سے بہتوں کو للہی جلسہ کی کشش نے کسی نہ کسی حیثیت میں جلسہ میں کھینچ بلایا اور اس لحاظ سے بھی خدائی بشارتوں کے پورا ہونے کی ایک ایمان افروز جھلک اس شان سے نظروں کے سامنے آئی کہ احمدی احباب کے دلوں میں ایمان و یقین میں پختگی کی کیفیت بہر صورت فزوں سے فزوں تر ہوتی چلی گئی۔

عالمگیر محبت واخوت کے خوشکن مظاہرے

پھر نئی صدی اور نئے ملینئم کے سنگم پر منعقد ہونے والے اس جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر بھی عالمگیر اخوت کے پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ ایسے دل خوشکن مظاہرے اس کثرت سے دیکھنے میں آئے کہ دل حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر ہمہ وقت خوشی سے جھومتے رہے اور پورے ماحول پر خوشی انبساط کی ایک ناقابل بیان کیفیت چھائی رہی۔جلسہ گاہ کے احاطہ میں جس

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جب کوئی دعا کرنا چاہے تو حمد و ثنا سے شروع کرے۔ پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے اور پھر جو چاہے دعا کرے

خداتعالیٰ دعا کو قبول فرماتاہے لیکن چاہئے کہ پہلے اس کے احکام پر بھی عمل کریں اور اس پر ایمان لائیں

روزہ دار کی افطاری کے وقت کی دعا ردّ نہیں کی جاتی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۳ر نومبر ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۳ر نبوت ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

آج خداتعالیٰ کی صفت مجیب سے متعلق خطبہ ہوگا۔اس کا حل لغات پہلے میں آپ کے سامنے بیان کر دیتا ہوں۔جواب کا لفظ سوال کے مقابل پر بولا جاتا ہے اور سوال دو طرح کا ہوتا ہے۔ایک یہ کہ ظاہری طور پر کسی بات کا جواب طلب کرنا تو اس کا جواب ظاہری قول کی صورت میں ہوگا۔یعنی آپ کسی جگہ رستہ پوچھیں، کوئی بات پوچھیں جس کا علم نہیں تو جیسا سوال ہے ویسا ہی ظاہری جواب ہوگا۔دوسرے یہ کہ کوئی نعمت طلب کی جائے کہ مجھے یہ دے دو تو وہ نعمت کا جواب نعمت دیئے جانے کی صورت میں ہی ہوگا۔پہلی قسم کی مثال یہ ہے (اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ) اللہ کا رسول جو تمہیں بلاتا ہے تو اس کا جواب دیا کرو۔اور دوسری قسم کی مثال یہ ہے (قَدْ اُجِیْبَتْ دَعْوَتُکُمَا فَاسْتَقِیْمَا) یعنی مَیں نے تمہیں وہ دے دیا ہے جو تم دونوں نے مانگا تھا۔

اور ''اَلْاِسْتَجَابَۃُ'' کے لفظ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ بھی اَلْاِجَابَۃُ یعنی جواب دینے کے ہی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے جبکہ اس کے اصل معنے جواب دینے کی سعی کرنے اور اس کی تیاری کرنے کے ہیں۔

یہ حل لغات تو میں نے بیان کر دی ہے۔ آیت پہلے پڑھنے والی تھی وہ اب پڑھتا ہوں۔ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷۔﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ .اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ . فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾۔اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

یہاں سب سے پہلا جو قابل غور نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ بندے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سوال کریں تو یقیناً مَیں قریب ہوں۔ جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ تو ان کو جواب دے کہ مَیں قریب ہوں۔ وہ جب تجھ سے سوال کریں تو مَیں سن رہا ہوں، مَیں قریب ہوں۔اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے زیادہ قریب ہے لیکن کچھ شرطیں ہیں اس کی۔ ﴿اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ مَیں ہر دعا کرنے والے کی دعا کو، اس کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ مجھے بلاتا ہے لیکن ایک شرط کے ساتھ ﴿فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ﴾ کہ وہ بھی تو میری ہدایت کی آواز کو سنا کریں اور اس پر لبیک کہا کریں ﴿ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ﴾ اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِنَ الدُّعَاءِ''۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں۔

فُضَالہ بن عُبَید بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا۔ اس نے آپ پر درود نہ بھیجا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ پھر آپؐ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے لگے تو الحمد للہ اور ثنا سے شروع کرے۔ پھر اسے چاہئے کہ نبی (ﷺ) پر درود بھیجے، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ۔باب الدعا)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص جو بھی دعا اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے وہ سنی جاتی ہے۔ وہ یا تو اسی دنیا میں اُس کے لئے پوری کر دیتا ہے یا آخرت میں اس کی خاطر ذخیرہ کر دیتا ہے یا اُس کی دعا کی مقدار کے مطابق اس کے گناہوں میں سے معاف کر دیتا ہے بشرطیکہ اُس کی دعا میں گناہ یا قطع رحمی کا عنصر شامل نہ ہو یا بشرطیکہ وہ دعا میں جلد بازی نہ کرے۔ صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ جلد بازی کیسے کرتا ہے؟۔ فرمایا: وہ کہتا ہے: مَیں نے اپنے ربّ سے (بہت) دعا کی مگر اُس نے میری دعا نہیں سنی۔(ترمذی۔ کتاب الدعوات)

اس سلسلہ مین اولیاء میں سے ایک کی روایت آتی ہے کہ ایک شخص بہت ولی اللہ مشہور تھا اور مشہور تھا کہ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔اس کے ایک مرید نے یہ خواہش ظاہر کی کہ مجھے بھی اپنے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت دیں، مَیں بھی دیکھوں کہ آپ کیسی دعائیں کرتے ہیں۔وہ ایسی دعائیں کر رہے تھے نسبتاً ہلکی سی بلند آواز میں جو سننے والا سن رہا تھا اور آخر پہ جو اس کا جواب تھا خداتعالیٰ کی طرف سے وہ بھی اس نے سن لیا۔اس کو سمجھانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے وہ الہام ایسا کیا کہ اس کی آواز اس کو بھی آگئی۔جواب یہ تھا کہ مَیں نے تیری کوئی دعا قبول نہیں کی۔اس پر وہ شخص جو تھا وہ تو تقریباً مرتد ہونے والا ہوگیا۔اس نے کہا کہ یہ کیسا عجیب عالم ہے جس کے پیچھے میں لگا ہوا ہوں۔اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے مَیں تیری کوئی دعا قبول ہی نہیں کرتا تو پھر یہ لگا ہوا ہے شور مچانے دعا کرتے چلے جانے میں۔ اس پر اس نے عرض کی یا اللہ میں جو مانگنے والا ہوں مَیں تو اس در سے نہیں جاؤں گا۔ تو چاہے رد کرتا چلا جا۔اس پر اس کو الہام ہوا کہ آج تک تو نے جتنی دعائیں مانگی ہیں وہ مَیں ساری قبول کرتا ہوں۔

تو یہ دعاؤں میں صبر کی علامت ہے اور مایوسی گناہ ہے۔ ہر انسان جو دعائیں کرتا ہے کہ مایوسی سے بڑا گناہ کوئی نہیں۔ابلیس نام ہی مایوسی کا ہے۔ پس دعاؤں میں صبر کریں اور نہ بھی سنی جائیں تو بہت طریقوں سے جیسا کہ آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس بھی آئیں گے وہ دعائیں کسی نہ کسی رنگ میں قبول ضرور ہو جاتی ہیں۔

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے بلند آواز سے دعائیں کرنا شروع کر دیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ تم تو ایسی ہستی کو پکار رہے ہو جو قریب و مجیب ہے۔ وہ تمہاری دعا کو سنتا ہے اور اس کو قبول فرماتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! کیا مَیں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی خبر نہ دوں؟ اور وہ (خزانہ) ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند الکوفیین)

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ بڑی جامع دعا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی خوف کی بات نہیں ہے (لَاحَوْل) مگر صرف اللہ سے ڈرنا چاہئے اور کسی سے نہیں ڈرنا چاہئے۔ اور کوئی بھی قوت نہیں انسان میں مگر وہ جو خداتعالیٰ کی طرف سے عطا ہو۔ تو یہ ایک بہت ہی جامع مانع دعا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا طریق تھا کہ جب اذان کے وقت کہا جاتا تھا

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - یہ دو دفعہ جب کہتے تھے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

حضرت سلیمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز قضا کو نہیں روک سکتی مگر دعا۔ اور کوئی چیز عمر کو دراز نہیں کرتی مگر نیکی۔ (سنن ترمذی کتاب القدر)

اب اس میں سمجھنے والی بات یہ ہے کہ قضاء وقدر میں اگر تبدیلی کر سکتی ہے تو دعا ہی ہے اور یہ بھی قضاء وقدر کا حصہ ہوتا ہے۔ پس شفاعت ایک الگ مضمون ہے اور جو درد دل سے دعا کی جاتی ہے وہ بھی کئی دفعہ آئی بلاؤں کو ٹال دیتی ہے۔ اور انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ مجھے بھی ایسے خطوط آتے رہتے ہیں دعاؤں کے متعلق کہ بعض لوگوں کو کینسر ہوا جس کا ڈاکٹروں کے نزدیک کوئی علاج نہیں تھا سوائے اس کے مرنے کی تیاری کی جائے اور بغیر کسی علاج کے، بغیر کسی ظاہری دوا کے اللہ تعالیٰ نے ان کو خوشخبری دی اور وہ کینسر ٹھیک ہو گیا۔ تو بیماریاں دور ہو بھی جاتی ہیں اور بغیر علاج کے بھی دور ہو سکتی ہیں مگر دعا پر بھروسہ رکھنا ضروری ہے اور ایمان لانا ضروری ہے۔ دوسرا ہے 'عمر کو کوئی چیز دراز نہیں کرتی مگر نیکی'۔ اس سے مراد دراصل یہ ہے کہ جب تم لوگوں سے نیکیاں کرتے ہو تو وہ دعائیں دیتے ہیں اس لئے اکثر ان دعاؤں میں عمر درازی کی دعا شامل ہوتی ہے۔ تو اس پہلو سے تم نیکیاں کرتے چلے جاؤ اگر تمہاری خواہش ہے کہ تم جو بھی مقدر ہے عمر میں اس کی حد تک پہنچو تو تمہاری نیکیاں کرنے کے نتیجہ میں جو لوگ تمہیں دعائیں دیں گے۔ ان دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعٰى هُنَيًّا...... (بخاری کتاب الجهاد والسیر باب اذا اسلم قوم فی دار الحرب......)۔

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے آزاد کردہ غلام ھُنَیّ کو محفوظ چراگاہ کا عامل مقرر کیا اور اسے کہا: اے ھُنَیّ! اپنے بازو مسلمانوں سے روک رکھ اور مظلوم کی بددعا سے بچ کیونکہ مظلوم کی بددعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ، دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ"۔ ایک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے ترمذی کتاب البر میں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں کوئی شک نہیں کہ تین اشخاص کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ۱۔ مظلوم کی دعا، ۲۔ مسافر کی دعا، ۳۔ اور والد کی اپنی اولاد کے بارہ میں دعا۔ (ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جآء فی دعوة الوالدین)

ایک دوسری حدیث میں والد کی بجائے والدہ کا ذکر آتا ہے کہ والدہ اگر اپنی اولاد کے حق میں بددعا کرے تو وہ یونہی بیکار نہیں جایا کرتی۔ اس کو یقیناً کوئی بہت ہی گہرا صدمہ پہنچتا ہے اپنی اولاد کی طرف سے تب اللہ تعالیٰ اس کی بددعا قبول کر لیتا ہے۔ پس یہاں اس حدیث میں جواب میں نے پڑھی ہے اس میں والدہ کی بجائے والد کے لفظ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "روزہ دار کی افطاری کے وقت کی دعا رد نہیں ہوتی"۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الصوم)۔ پس افطاری کے وقت "اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ" کی دعا پڑھنے کے ساتھ افطاری کرنی چاہئے۔ اور اس کے ساتھ جو بھی دل میں اچھی دعا آئے وہ کر لی جائے تو وہ وقت ایسا ہے جو قبولیت دعا کا وقت ہے۔

حضرت معاذ بن زہرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ آنحضرت ﷺ افطاری کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ"

(ابو داؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

"اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ: اس کے یہ معنے نہیں کہ جو مانگو وہی ملے۔ کیونکہ دوسرے مقام پر فرمادیا۔ جواب سورۃ انعام آیت ۴۲ میں ہے ﴿بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ﴾ "یعنی سورۃ الانعام کی آیت ۴۲ میں ہے تم جو دعا کرتے ہو اللہ اسے قبول فرماتا ہے اور تمہارے ضرر کو دور کر دیتا ہے ﴿اِنْ شَآءَ﴾ اگر اللہ چاہے۔ تو اس لئے یہ خیال کر لینا کہ ہر دعا ضرور قبول ہوگی، مضطر کی بھی ہر دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اللہ کی حالات پر نظر ہوتی ہے اس لئے اگر وہ چاہے تو یہ دعا قبول ہوگی۔ "یہاں بھی اَنْ کے ساتھ اِس طرف اشارہ کر دیا ہے۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ: فرمایا ہے یعنی جس قدر تم میرے فرمانبردار ہوتے جاؤ گے ایمان میں ترقی کرتے جاؤ گے اُسی قدر میں دعائیں قبول کروں گا"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۸/اپریل ۱۹۰۹ء)

"اگر لوگ پوچھیں کہ روزہ سے کیسے قرب حاصل ہو سکتا ہے تو کہہ دے ﴿فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ. فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ یعنی میں قریب ہوں اور اس مہینہ میں دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہوں"۔ اب یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ یہ عمومی آیت ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ اس کا رمضان مبارک سے تعلق ہے اور اس مہینے میں جو تم دعائیں کرو گے میں ان کو سنوں گا۔ لیکن "چاہئے کہ پہلے وہ ان احکاموں پر عمل کریں جن کا میں نے حکم دیا اور ایمان حاصل کریں تا کہ وہ مراد کو پہنچ سکیں اور اس طرح سے بہت ترقی ہوگی"۔ (حقائق الفرقان جلد ۱ صفحہ ۳۰۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:-

"روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ"۔ یہاں فرمایا ہے روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے یہ دو الگ الگ باتیں ہیں حالانکہ تقویٰ اور قرب الٰہی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جتنا زیادہ تقویٰ ہوگا اتنا قرب الٰہی ہوگا۔ جتنا قرب الٰہی ہوگا اتنا ہی زیادہ تقویٰ کرو گے۔ فرماتے ہیں: یہ جو آیت ہے "یہ ماہ رمضان کی ہی شان میں فرمایا گیا ہے"۔ ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ﴾ "اور اس سے اس ماہ کی عظمت اور سرِّ الٰہی کا پتہ لگتا ہے کہ اگر وہ اس ماہ میں دعائیں مانگیں تو میں قبول کروں گا لیکن ان کو چاہئے کہ میری باتوں کو قبول کریں اور مجھے مانیں۔ انسان جس قدر خدا کی باتیں ماننے میں قوی ہوتا ہے، خدا بھی ویسے ہی اس کی باتیں مانتا ہے۔ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس ماہ کو رُشد سے بھی خاص تعلق ہے اور اس کا ذریعہ خدا پر ایمان، اُس کے احکام کی اتباع اور دعا کو قرار دیا ہے۔ اَور بھی باتیں ہیں جن سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے"۔

(الحکم۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء۔ صفحہ ۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام روزہ کی حقیقت کے متعلق بیان فرماتے ہیں:

"روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے"۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۲-۱۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے"۔

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۔۲۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب میرے بندے میرے بارہ میں سوال کریں تو ان کو کہہ دے کہ مَیں نزدیک ہوں یعنی جب وہ لوگ جو اللہ رسول پر ایمان لائے ہیں یہ پتہ پوچھنا چاہیں کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا عنایات رکھتا ہے جو ہم سے مخصوص ہوں اور غیروں میں نہ پائی جاویں تو ان کو کہہ دے کہ مَیں نزدیک ہوں۔ یعنی تم میں اور تمہارے غیروں میں یہ فرق ہے کہ تم میرے مخصوص اور قریب ہو اور دوسرے مہجور اور دور ہیں۔ جب کوئی دعا کرنے والوں میں سے جو تم میں سے دعا کرتے ہیں دعا کرے تو مَیں اس کا جواب دیتا ہوں۔ یعنی مَیں اس کا ہم کلام ہو جاتا ہوں اور اس سے باتیں کرتا ہوں اور اس کی دعا کو پایۂ قبولیت میں جگہ دیتا ہوں۔ پس چاہئے کہ قبول کریں حکم میرے کو اور ایمان لاویں تا کہ بھلائی پاویں"۔

(جنگ مقدس، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۲۶۔ بحث ۲۶؍مئی ۱۸۹۳ء)

اس میں جو یہ ہے کہ 'اس کا ہمکلام ہو جاتا ہوں' تو اکثر جو روزے دار ہیں اور اخلاص سے دعائیں بھی کرتے ہیں وہ ہمکلام تو نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ سے۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا مرتبہ اور مقام ہے اور آپ سے اللہ تعالیٰ یقیناً ہمکلام ہوتا تھا اور بکثرت ہمکلام ہوتا تھا۔ باقی لوگوں سے اس طرح ہمکلام ہوتا ہے کہ ان کی دعائیں سن کر ان کو قبولیت سے پہلے خوابوں کے ذریعہ بتا دیتا ہے کہ یہ دعا تیری قبول ہو جائے گی۔ اور پھر بجائے اس کے کہ حالات الٹ اثر دکھائیں وہ حالات کے الٹ جو ناممکن چیز نظر آتی ہے وہ ہو جاتی ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ نے جو پہلے سے قبولیت دعا کی خبر دی ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ مَیں بہت نزدیک ہوں۔ یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آ سکتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایۂ یقین پہنچتا ہے۔ لیکن چاہئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خداترسی کی پیدا کریں کہ مَیں ان کی آواز سنوں اور نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت تامّہ ملے اس بات کا اقرار دیں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے"۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰۔۲۶۱)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ ایک سچا اور یقینی امر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ مگر ہر رطب و یابس کو نہیں۔ کیونکہ جوشِ نفس کی وجہ سے انسان انجام اور مآل کو نہیں دیکھتا اور دعا کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی بہی خواہ اور مآل بین ہے ان مضرتوں اور بدنتائج کو ملحوظ رکھ کر جو اس دعا کے تحت میں بصورت قبول داعی کو پہنچ سکتے ہیں اسے ردّ کر دیتا ہے"۔ یعنی بسا اوقات انسان اپنی غفلت اور لاعلمی کی وجہ سے ایسی دعا مانگتا ہے جو اس کے حق میں یا اس کی اولاد کے حق میں اچھی نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو ردّ کر دیتا ہے اور یہ ردِّ دعا ہی اس کی قبولیت ہے جو اس کی بھلائی کا موجب بنتی ہے۔ فرمایا "اور یہ ردِّ دعا ہی اس کے لئے قبول دعا ہوتا ہے۔ پس ایسی دعائیں جن میں انسان حوادث اور صدمات سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے۔ مگر مُضر دعاؤں کو بصورت ردّ قبول فرما لیتا ہے۔ یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہئے کہ قبول دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے۔ اور اس کے غناء ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے۔ اور صلح کاری اور خداپرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدائے تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے"۔ (رپوٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۳۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں کثرت سے ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ احباب نے آپ کو دعا کے لئے لکھا لیکن آپ نے فرمایا کہ تم خود بھی اپنے لئے دعا کرو۔ کسی کو ولی سمجھ کر یہ بار ڈال دینا کہ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں یہ انسان کو سچا نفس مطمئنہ نصیب نہیں کر سکتا بلکہ ولی پرست بنا دیتا ہے۔ اس لئے آپؑ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنے لئے خود بھی دعا کرو۔ اور ان دعاؤں کے نتیجہ میں بعض دفعہ حیرت انگیز واقعات رونما ہوتے تھے۔ بعض صحابہ کو وہ صورتیں نماز میں دکھائی گئیں جو ایک مقدمہ کی کامیابی کی دعا کرتے وقت آپؑ نے رؤیا میں دیکھی کہ مَیں یہ سورۃ پڑھ رہا ہوں اور وہ عربی سے کلی نابلد تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں یہ بات لکھنے سے پہلے وہ گاؤں کے مولوی کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ یہ الفاظ مَیں نے دیکھے ہیں خواب میں عجیب و غریب سے۔ تو مولوی حیران رہ گیا۔ اس نے کہا تمہیں مطلب نہیں آتا۔ اس نے کہا مجھے کچھ پتہ نہیں چلتا۔ غالباً یہ چوہدری فتح محمد صاحب کے والد کا ذکر ہے۔ تو انہوں نے کہا مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی۔ انہوں نے کہا تم مقدمہ میں کامیاب ہو گئے ہو، سمجھ آئے یا نہ آئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ان کی دعا کو قبول کر کے ان کو ذاتی تجربہ قبولیت دعا کا کروا دیا۔

سورۃ آل عمران کی ۱۹۶ویں آیت: ﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ﴾۔ پس اُن کے ربّ نے اُن کی دعا قبول کر لی (اور کہا) کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں۔ پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ دیئے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور وہ قتل کئے گئے، میں ضرور ان سے ان کی بدیاں دور کر دوں گا اور ضرور انہیں داخل کروں گا ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ (یہ) اللہ کی جناب سے ثواب کے طور پر (ہے) اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آ جاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے ربّ کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے۔ کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی۔ اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے اور بے صبری اور بیقراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ یہ کبھی بھی خیال کرنا نہ چاہئے کہ میری دعا قبول نہ ہو گی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے"۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۴۔۴۳۵)

اب بعض بچے نوجوان گھبراہٹ میں مجھے لکھ دیتے ہیں کہ ہم نے اتنی دعائیں کیں قبول نہیں ہوتیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مایوسی ہے دعاؤں سے۔ دعا تو کرتے چلے جانا چاہئے اللہ تعالیٰ جس رنگ میں بہتر سمجھتا ہے وہ دعا قبول فرما لیتا ہے۔

سورۃ الانفال کی آیت ۱۰: ﴿اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِیْنَ﴾۔ (یاد کرو) جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائده اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازه مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطه کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

کر لیا(اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔

حضرت عمرؓ بن الخطاب سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا جو ایک ہزار تھے جبکہ آپؐ کے صحابہ صرف تین سو اور کچھ تھے"۔ اور وہ بڑے بڑے گھڑسوار تھے، بڑے شہ زور سپاہی تھے۔ ان کے ساتھ جوش دلانے والی عورتیں گانے گا رہی تھیں اور لڑائی کے لئے تیار کر رہی تھیں اور مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ بعض کے ہاتھ میں صرف لاٹھی ہی تھی اور بعض لنگڑے بھی اس میں شامل تھے، بعض بچے بھی اس میں شامل تھے۔ ایک بہت ہی دردناک وقت آیا تھا کہ جس میں جو رسول اللہ ﷺ کی دعائیں تھیں وہی قبول ہوئیں ورنہ جنگ بدر میں جو فرشتوں کا وعدہ ہے وہ آنکھوں سے تو لوگوں نے نہیں دیکھے مگر جیسا وعدہ ہے ویسا یقیناً پورا کر دیا گیا۔

"حضرت عمرؓ بن الخطاب سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا جو ایک ہزار تھے جبکہ آپؐ کے صحابہ صرف تین سو اور کچھ تھے۔ تب حضورؐ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا، اپنے ہاتھ پھیلائے اور اپنے ربّ کو یہ کہتے ہوئے پکارنے لگے: اے میرے اللہ! اپنا وہ وعدہ پورا کر جو تُو نے مجھ سے کیا ہے۔ اے اللہ! اگر آج تُو نے مسلمانوں کی اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر زمین میں تیری عبادت نہیں ہو گی"۔ اب یہ نعوذ باللہ من ذٰلک کوئی دھمکی نہیں ہے۔ مطلب یہ تھا کہ جیسے عُبّاد مَیں نے تیار کئے ہیں ویسے تو پھر کبھی تیار نہیں ہو سکتے۔ تو یہی ہیں جنہوں نے عبادت کے گُر مجھ سے سیکھے ہیں اگر یہ مارے گئے تو پھر کون تیری عبادت کرے گا۔ "آپؐ اسی طرح قبلہ رُخ ہو کر ہاتھ پھیلاتے ہوئے اپنے ربّ کو بار بار پکارے جا رہے تھے یہاں تک کہ آپؐ کی چادر آپؐ کے شانۂ مبارک سے گر گئی۔ اس پر ابو بکرؓ آپ کے پاس آئے، آپ کی چادر اٹھائی اور آپؐ کے شانۂ مبارک پر رکھی اور پیچھے سے آپؐ کے ساتھ لپٹ گئے اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے اپنے ربّ کو کافی واسطے دے لئے۔ یقیناً وہ آپؐ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کرے گا۔ اس پر اللہ تبارک تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾"۔ (ترمذی۔ کتاب التفسیر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات کا حل کرتا ہے اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرتِ دعا سے زندہ کر دیتا ہے اور یہ سب ارادے اپنے، قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے۔ خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے۔ وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے۔ وہی ہے جس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے طاعون کی موت سے بچاؤں گا اور نیز ان سب کو جو تیرے گھر میں نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں، بچاؤں گا۔ اس زمانے میں کون ہے جس نے میرے سوا ایسا الہام شائع کیا اور اپنے نفس اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں اور دوسرے نیک انسانوں کے لئے جو اس کی چاردیواری کے اندر رہتے ہوں خدا کی ذمہ داری ظاہر کی"۔ (نسیم دعوت صفحہ ۸۲)

اب واقعہ یہ ہے کہ احمدی مؤرخ لکھتے ہیں، یقینی طور پر قابل اعتماد لوگ۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں ایک چوہا بھی طاعون سے بیمار نہیں ہوا اور کلیۃً حفاظت فرمائی گئی۔ جن لوگوں کو شک بھی تھا ان کا شک بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود جا کر دور کر دیا۔ چنانچہ حضرت مولوی محمد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ روایت آتی ہے کہ جب وہ طاعون سے بیمار ہوئے تو طاعون کی گٹھلی نکل آئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ طبابت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ آپ نے دیکھا اور بتایا کہ یہ قطعی علامت طاعون کی ظاہر ہو چکی ہے اب اس سے کوئی مفر نہیں۔ اور بخار ایسا تھا جیسے آسمان سے باتیں کر رہا ہو اور شدید گھبراہٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلاتے تھے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتنا قطعی ایمان ہے کہ لوگ تو طاعون والے کے قریب بھی نہیں پھٹکتے کیونکہ اس سے ڈر ہوتا ہے کہ ان کو بھی طاعون نہ ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے بلانے پر خود وہاں پہنچے اور ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا مولوی صاحب! آپ کو بخار کہاں ہے؟، بخار تو کوئی بھی نہیں۔ اچانک بخار بالکل غائب ہو گیا، گٹھلی بیٹھ گئی اور مولوی محمد علی صاحب اٹھ کر بیٹھ گئے کہ ہیں! یہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ مجھے تو کوئی تپ نہیں، کوئی تکلیف نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی ایک معجزہ تھا۔ اتنے کثرت سے خدا تعالیٰ نے نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت اگر حضرت مسیح موعودؑ کے معجزات اور نشانات کو دیکھنا شروع کرے تو لامتناہی ہونگے۔ ہر گھر میں کوئی نہ کوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان مل جاتا ہے۔

ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۰۔ "مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ اور مَیں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیتِ دعا کی صورت میں آتا ہے مَیں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ مَیں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آج کل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ مَیں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں"۔

اب یہ چیلنج کرنا سب دنیا کو کہ میرے پاس آکر رہو اور قبولیت دعا کے نمونے دیکھو یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ کس کے اختیار میں ہے اتنا بڑا چیلنج اور جو لوگ بھی آتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قبولیت دعا کا کوئی نہ کوئی نمونہ وہاں قیام کے دوران دیکھ کر جاتے تھے۔

سورۃ یوسف کی آیت ہے: ﴿قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۔ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ. فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾۔ اس نے کہا (یعنی حضرت یوسفؑ نے) اے میرے ربّ! قید خانہ مجھے زیادہ پیارا ہے اس سے جس کی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں۔ اور اگر تُو مجھ سے اُن کی تدبیر (کامُنہ) نہ پھیر دے تو میں ان کی طرف جھک جاؤں گا اور میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔ پس اس کے ربّ نے اُس کی دعا کو سنا اور اس سے ان کی چال کو پھیر دیا۔ یقیناً وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (سورۃ یوسف: ۳۴-۳۵)

یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بات کہی ہے جو بظاہر تو حضرت یوسف کی نعوذ باللہ من ذٰلک، گستاخی نظر آتی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان بتانے کی خاطر ایک موازنہ کیا ہے۔ "اَحَبُّ اِلَيَّ: حضرت یوسفؑ نے تو کہا مجھے قید پسند ہے"۔ اور اللہ نے قید خانہ میں ڈال بھی دیا۔ "مگر ہمارے نبی کریم ﷺ نے کبھی ایسا لفظ نہیں بولا۔ آپؐ ہمیشہ عفو ہی مانگتے رہے اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ۔ انسان کو نہیں چاہئے کہ اپنے لئے مصیبت مانگے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان۔ ۳۰؍ دسمبر ۱۹۰۹ء)

پس اس سے حضرت یوسف علیہ السلام کی شان تو بہرحال کسی صورت میں کم نہیں ہوتی کیونکہ وہ جو دعا تھی اور اس کے بہت ہی اور پیچھے منظر تھے۔ اگر وہ قید خانہ والی دعا آپ نہ مانگتے تو قیدی بننے کی حالت میں جو دو قیدی آپ کے ساتھ قید ہوئے تھے ان کی خوابوں کا انجام نہ بتاتے۔ نہ بادشاہ وقت کا قریبی جو نجات پاکر بادشاہ کے پاس پہنچا تھا اس کی خوابوں کی تعبیر سننے کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آتا۔ نہ اس طرح کثرت کے ساتھ فاقوں کے مارے ہوئے لوگوں کی روٹی کا انتظام ہوتا۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے یہ بات جو کہہ دی ہے یہ ان باریک مضمرات کو نظر

جرمنی کے احباب کے لئے سنہری موقع

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

گورنمنٹ جرمنی کا تسلیم شدہ ایجوکیشن سنٹر

Tel :0049+511+404375 & 0049+1703826764 Fax: 0049-511-4818735

E-mail: Khalid@t-online.de Ehrharstr.4 30455 Hannover

(Telekommonikationstechnik) کا جدید ترین کالج

Informatiker , IT- System-Elektroniker and other neu IT-Profession's

Arbeitsamts سے اپنے تعلیمی اخراجات دلوانے کے لئے مزید معلومات ہمارے دفتر سے حاصل کریں

Fach Informatiker, IT-System-Electroniker and other neu IT-Profession's

in only 4 weeks IHK Certificate for (MCSE+MCDBA IT-System Administrator)

For (MCSE+CCNA+CCNP IHK Certificate in 4 weeks Netzwerk Administrator)

انداز کر کے فرمائی ہے۔ صرف رسول اللہ کی محبت میں، آپ کے عشق میں، آپ کے بہتر ہونے کا ثبوت دیا ہے کہ آپ نے اپنے لئے قید کی دعا نہیں کی مگر حضرت یوسف کی دعا میں بہت سی باریک حکمتیں ہیں جو لامتناہی نتائج اپنے اندر رکھتی ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو دعائیں اپنے لئے روز مانگا کرتے تھے آپ خود فرماتے ہیں: "اول: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔ دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔ چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔ پنجم: اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۰۹۔جدید ایڈیشن)

ان میں سے جو چہارم ہے 'مخلص دوستوں کے لئے نام بنام'۔ اب تو اس کثرت کے ساتھ خط آتے ہیں کہ ان مخلص دوستوں کے لئے نام بنام دعا کرنا میرے لئے ناممکن ہو جاتا ہے سوائے اس کے کہ وہ خط پڑھتے وقت اس وقت میں نام لے کر دعا کرتا رہتا ہوں۔ اور پھر تہجد کی نماز میں عمومی قسموں کے لحاظ سے تقسیم کر کے ان کے لئے دعا مانگتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات۔ ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّی فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ .اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ . وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ﴾۔ اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو مَیں نزدیک ہوں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اور مَیں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں"۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۰۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

"پھر ۲؍ فروری ۱۹۰۳ء کا الہام ہے "اِنِّی مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْكَ بَغْتَةً .دُعَآءُ كَ مُسْتَجَابٌ"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۵ مورخہ ۷؍ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶)

مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ تیری دعا مقبول ہوئی۔

(تذکرہ صفحہ ۴۶۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ایک الہام ہے ۱۸۷۷ء کا کہ "مَیں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا۔ مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۴)

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ واقعہ بھی لکھتے ہیں جو آپ نے اپنے شرکاء کے بارہ میں دعا کی اور قبول نہیں ہوئی۔ اور آپ کو پہلے سے بتا دیا گیا تھا کہ یہ دعا قبول نہیں ہوگی۔ اور شرکاء کو آپؑ نے کہا کہ اس مقدمہ سے باز آ جائیں ان کو ناکامی ہوگی۔ لیکن وہ باز نہیں آئے۔ اس کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں لکھتے ہیں:

"مرزا اعظم بیگ سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ہمارے بعض بے دخل شرکاء کی طرف سے ہماری جائیداد کی ملکیت میں حصہ دار بننے کے لئے ہم پر نالش دائر کی۔ اور ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم اپنی فتحیابی کا یقین رکھ کر جواب دہی میں مصروف ہوئے۔ مَیں نے جب اس بارہ میں دعا کی تو خدائے علیم کی طرف سے مجھے الہام ہوا کہ "اُجِیْبُ كُلَّ دُعَآئِكَ اِلَّا فِی شُرَكَآئِكَ"۔ پس مَیں نے سب عزیزوں کو جمع کر کے کھول کر سنا دیا کہ خدائے علیم نے مجھے خبر دی ہے کہ تم اس مقدمہ میں ہرگز فتحیاب نہ ہو گے اس لئے اس سے دست بردار ہو جانا چاہئے۔ لیکن انہوں نے ظاہری وجوہات اور اسباب پر نظر کر کے اور اپنی فتحیابی کو متیقن خیال کر کے میری بات کی قدر نہ کی اور مقدمہ کی پیروی شروع کر دی اور عدالت ماتحت میں میرے بھائی کو فتح بھی ہو گئی۔ لیکن خدائے عالم الغیب کی وحی کے برخلاف کس طرح ہو سکتا تھا۔ بالآخر چیف کورٹ میں میرے بھائی کو شکست ہوئی اور اس طرح اس الہام کی صداقت سب پر ظاہر ہو گئی"۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۹۰، ۵۹۱)

پس ابتدائی طور پر جو ان کو فتح ہوئی یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کامل یقین تھا کہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ کی بات پوری نہ ہو۔ وہ اس وقت وقتی طور پر بغلیں بجاتے ہونگے لیکن سپریم کورٹ میں جا کر پھر اس مقدمہ کا آخری فیصلہ ہو گیا جس کے بعد اور کوئی اپیل نہیں ہوتی۔

بقیہ: جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ماریشس از صفحہ نمبر ۱۶

بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں انہوں نے احباب جماعت کو خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق کے ساتھ ساتھ خدائی وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے خطاب کے اختتام پر لجنہ کی طرف سے دنیا کی مختلف سات زبانوں میں نظم پیش کی گئی۔ اس نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے پرسوز لمبی دعا کروائی اور یوں یہ جلسہ اپنے بابرکت اختتام کو پہنچا۔

رجسٹریشن آفس کے مطابق اس جلسہ کی حاضری ۲۵۰۰ رہی۔ تین ممبران پارلیمنٹ نے شرکت کی اور ۱۰۰ دیگر مہمانوں نے تمام اجلاسات میں شرکت فرمائی۔

قارئین الفضل اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک مقاصد کو پورا فرمائے۔ اس میں شامل ہونے والوں کے اخلاص و ایمان میں ترقی عطا فرمائے اور اللہ کرے کہ اس جلسہ کی برکات ماریشس کے طول و عرض میں پھیل جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی بارگاہ سے آئندہ بھی اس سے بہتر اور باثمر مساعی کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

ماریشس کے جلسہ سالانہ میں شامل ایک عیسائی بشپ تقریر کر رہے ہیں

جلسہ سالانہ میں شامل شرکاء۔ ایک منظر

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

بقیہ:درس القرآن از صفحہ نمبر ۲

توانہوں نے پوچھا آپ کن کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ عربوں کی طرف، عجمیوں کی طرف یا پھر ہماری طرف؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وہ ہستی جس کے قبضۂ قدرت میں آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول نبی اُمّی پر اور جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے کلمات (یعنی جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ سے قبل انبیاء پر کلام نازل فرمایا) پر ایمان لاتا ہے۔ پس اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ"۔

حضور ایدہ اللہ نے اس پر فرمایا کہ یہ جو آیتوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ فلاں واقعہ کسی آیت کے نزول کی وجہ ہے یہ درست نہیں۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت عام تھی اور آپ کی شریعت اپنے نزول کے لئے کسی یہودی کے سوال کی محتاج نہیں تھی۔

پھر علامہ کاشانی لکھتے ہیں: "میرے نزدیک اس سے مراد عِلمِ لَدُنّی ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور ولایت تک پہنچاتا ہے۔ پس اس تک رسائی ایمان اور اتباع نبی اور جس کے بارہ میں نبی نے اتباع کرنے کا فرمایا ہے کی اتباع سے ہی حاصل ہو سکتی ہے"۔ (تفسیر الصافی)۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ اتنا حصہ درست ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "﴿وَكَلِمٰتِهٖ﴾: اب تو قرآن گویا قسم کھانے کے لئے رکھا ہے یا عملِ حُب و بغض و حصولِ رزق کے لئے۔ افسوس جو قرآن حُبّ لِغَیرِ اللّٰہ کو چھڑوا کر اَلحُبُّ لِلّٰہِ کے لئے آیا اس سے یہ اُمید رکھی جاوے"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب "جنگ" اخبار اٹھا کر دیکھ لیں وہاں روز اس قسم کے اشتہار ہوتے ہیں۔ یہ بالکل جھوٹ قصہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: "ایک دفعہ ایک شخص نے جو میرا پیر بھائی تھا مجھے ایک عمل لکھ بھیجا کہ اسے پڑھنے سے ڈیڑھ سو روپیہ آمدنی ہو جائے گی۔ جو مَیں نے کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ عرض حال پر اس نے مجھے لکھا:

بمطلب مے رسد جویائے کام آہستہ آہستہ زدریا مے کشد صیاد دام آہستہ آہستہ

اس کے بعد جب مَیں نے وہ عمل کیا اور اپنی اوسط آمدنی نکالی تو سچ مچ ڈیڑھ سو نکلی۔ مگر معاً میرے دل میں آیا یہ اس عمل کا نتیجہ ہے یا طبابت کا۔ اس بات کو صاف کرنے کے لئے مَیں نے ارادہ کیا کہ پہلے صرف طبابت کرتا ہوں۔ پھر دوسرے مہینے طبابت چھوڑ کر صرف یہ عمل کروں گا پھر دیکھوں گا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اس نے میری ہدایت کا سامان بہم پہنچایا۔ اس مہینے مجھے طبابت سے ۱۲۰۰ روپے کی آمدنی ہوئی۔ اس عمل کو مَیں نے خسارے کا موجب جانا۔ اس لئے چھوڑ دیا۔ کچھ مدت بعد وہی عمل بتانے والا آیا جس نے آخر مجھ سے استدعا کی کہ مہاراج کے پاس مجھے ساٹھ روپے کا دعا گو ہی بنوا دو۔ حتّٰی کہ پندرہ روپے پر راضی ہو گیا جس سے صاف کھل گیا کہ یہ فرقہ کیسا ذلیل ہے اور یہ راہ مُنعَم عَلَیہِم کی نہیں"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "یہ وسواس کہ خدا نے اپنی کتاب اُمّیوں اور بدوؤں کے لئے بھیجی ہے (ان کی سمجھ کے موافق چاہئے) ٹھیک نہیں ہے۔ اول تو اس میں یہ جھوٹ ہے کہ وہ کلام نرا اُمّیوں کی تعلیم کے لئے نازل ہوا ہے۔ خدا نے تو آپ ہی فرما دیا ہے کہ تمام دنیا اور مختلف طبائع کی اصلاح کے لئے یہ کتاب نازل ہوئی ہے جیسے اُمّی اس کتاب میں مخاطب ہیں ایسے ہی عیسائی اور یہودی اور مجوسی اور صابئین اور لامذہب اور دہریہ وغیرہ تمام فرقے مخاطب ہیں اور سب کے خیالات فاسدہ کا اس میں ردّ موجود ہے سب کو سنایا گیا ہے ﴿قُلْ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ الجزو نمبر ۹۔ پھر جب کہ ثابت ہے کہ قرآن شریف کو تمام دنیا کے طبائع سے کام پڑا تو تم خود ہی سوچو کہ اس صورت میں لازم تھا یا نہیں کہ وہ ہر ایک طور کی طبیعت پر اپنی عظمت اور حقانیت کو ظاہر کرتا اور ہر ایک طور کے شبہات کو مٹاتا۔ ماسوا اس کے اگرچہ اس کلام میں اُمّی بھی مخاطب ہیں مگر یہ تو نہیں کہ خدا اُمّیوں کو اُمّی ہی رکھنا چاہتا تھا بلکہ وہ یہ چاہتا تھا کہ جو طاقتیں انسانیت اور عقل کی ان کی فطرت میں موجود ہیں وہ ممکن قوت سے حیزِ فعل میں آجائیں۔ اگر نادان کو ہمیشہ کے لئے نادان ہی رکھنا ہے تو پھر تعلیم کا کیا فائدہ ہوا۔ خدا نے تو علم اور حکمت کی طرف آپ ہی رغبت دے دی ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۹۳ تا ۲۹۸)

اسی طرح فرمایا: "یہ ہرگز سچ نہیں کہ جو کچھ قرآن کریم کے معارف آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے ان سے زیادہ قرآن کریم میں کچھ بھی نہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت ہی اہم بات ہے۔ یہ سوچ لینا کہ آنحضرتؐ نے قرآن کے سب مطالب کی تشریح کر دی ہے درست نہیں۔ آپؐ کی زبان سے بہت سی پیشگوئیاں تو بیان ہوئی ہیں جن کے معانی اس وقت کھلے جب وہ پوری ہوئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "یہ اقوال ہمارے مخالفوں کے صاف دلالت کر رہے ہیں کہ وہ قرآن کریم کی غیر محدود عظمتوں اور خوبیوں پر ایمان نہیں لاتے اور ان کا یہ کہنا کہ قرآن کریم ایسوں کے لئے اترا ہے جو اُمّی تھے اور بھی اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ وہ قرآن شناسی کی بصیرت سے بکلی بے بہرہ ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے نبی ﷺ محض اُمّیوں کے لئے نہیں بھیجے گئے بلکہ ہر یک رتبہ اور طبقہ کے انسان ان کی امت میں داخل ہیں۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے ﴿قُلْ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ پس اس آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم ہر یک استعداد کی تکمیل کے لئے نازل ہوا ہے اور درحقیقت آیت ﴿وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾ (الاحزاب: ۴۱) میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے"۔

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۶۱)

پھر فرمایا: "اس وقت کے تمام مخالف مولویوں کو ضرور یہ بات ماننی پڑے گی کہ چونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء تھے اور آپؐ کی شریعت تمام دنیا کے لئے عام تھی اور آپؐ کی نسبت فرمایا گیا تھا ﴿وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾ اور نیز آپ کو یہ خطاب عطا ہوا تھا ﴿قُلْ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ سو اگرچہ آنحضرت ﷺ کے عہد حیات میں وہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تھیں قرآن شریف میں جمع کی گئیں لیکن مضمون آیت ﴿قُلْ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں عملی طور پر پورا نہیں ہو سکا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ کیسے نہیں ہو سکا، اس لئے کہ وہ ملک ابھی دریافت بھی نہیں ہوئے تھے جن تک پیغام پہنچنا تھا جیسے امریکہ وغیرہ۔ پس یہ اس زمانہ کے لئے موقوف تھا جب یہ زمین پھیلا دی جانی تھی۔

آپ فرماتے ہیں: "کیونکہ کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آباد دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتہ بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے بلکہ اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو ۱۲۵۷ ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے اور اس زمانہ تک امریکہ کل اور یورپ کا اکثر حصہ قرآنی تبلیغ اور اس کے دلائل سے بے نصیب رہا ہوا تھا بلکہ دور دور ملکوں کے گوشوں میں تو ایسی بے خبری تھی کہ گویا وہ لوگ اسلام کے نام سے بھی ناواقف تھے۔ غرض آیت موصوفہ بالا میں جو فرمایا گیا تھا کہ اے زمین کے باشندو! مَیں تم سب کی طرف رسول ہوں عملی طور پر اس آیت کے مطابق دنیا کو ان دنوں سے پہلے ہرگز تبلیغ نہیں ہو سکی اور نہ اتمام حجت ہوا کیونکہ وسائل اشاعت موجود نہیں تھے اور نیز زبانوں کی اجنبیت سخت روک تھی اور نیز یہ دلائل حقانیت اسلام کی واقفیت پر موقوف تھی کہ اسلامی ہدایتیں غیر زبانوں میں ترجمہ ہوں اور یا وہ لوگ خود اسلام کی زبان سے واقفیت پیدا کر لیں اور یہ دونوں امر اس وقت غیر ممکن تھے۔ لیکن قرآن شریف کا یہ فرمانا کہ ﴿وَمَنْۢ بَلَغَ﴾ (انعام: ۲۰) یہ امید دلاتا تھا کہ ابھی اور بہت سے لوگ ہیں جو ابھی تبلیغ قرآنی ان تک نہیں پہنچی"۔

(تحفہ گولڑویہ)

اسی طرح فرمایا: "جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ بالکل اکیلے تھے اور اس بیکسی کی حالت میں دعویٰ کرتے ہیں ﴿یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ کون اس وقت خیال کر سکتا تھا کہ یہ دعویٰ ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئے کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آئے"۔

(بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ مورخہ ۱۳؍اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۹ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱،۹)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ جو قرآن کریم کی تمام دنیا میں اشاعت کی جماعت احمدیہ کو توفیق مل رہی ہے یہ دراصل آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے مطابق ہے اور آپؐ ہی کے قدموں کی خیرات ہے کہ قرآن کریم کے ترجمے اور تبلیغی حکمتوں کے پیغامات مختلف زبانوں میں پہنچا رہے ہیں۔ انشاء اللہ اگلی صدی کے آخر تک تمام دنیا کی زبانوں میں یہ پھیلا دیں گے۔ حضور ایدہ اللہ کے استفسار پر مکرم منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف نے بتایا کہ اس وقت تک ۵۴ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں اور ۲۰ سے زائد زبانوں میں تراجم ہو رہے ہیں۔ منتخب آیات کے تراجم ۱۰۰ سے زائد زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہم تو رسول اللہ ﷺ کی جوتیوں کے غلام ہیں۔ آج سب دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ اس سے پہلے کبھی یہ واقعہ نہیں ہوا۔ یہ اللہ کا خاص احسان ہے کہ جماعت کو توفیق مل رہی ہے۔

آیت ۱۶۰: ﴿وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤی اُمَّةٌ یَّھْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ﴾ اور موسیٰ کی قوم میں بھی کچھ ایسے لوگ تھے جو حق کے ساتھ (لوگوں کو) ہدایت دیتے تھے اور اسی کے ذریعہ سے انصاف کرتے تھے۔

علامہ زمخشری لکھتے ہیں: "اس آیت میں حضرت موسیٰؑ کی قوم بنی اسرائیل میں سے مومنوں کا توبہ کرنے والا گروہ مراد ہے"۔ (تفسیر کشّاف)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ تو صاف بات ہے۔ مطلب یہ ہے کہ موسیٰؑ کی قوم میں ایسے لوگ تھے جو حق کے ساتھ ہدایت دیتے تھے اور آپ کی قوم کے ہر فرقہ میں سچے لوگ تھے اور ہر فرقہ اولیاء پر بھی مشتمل تھا۔ وہ سارے لازماً حق کی ہدایت دیا کرتے تھے۔

آیت ۱۶۱: ﴿وَقَطَّعْنٰھُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا......الخ﴾۔ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ﴿اَسْبَاطًا﴾ کی حل لغات پیش کی۔ اَلسَّبْطُ کسی چیز کا سہولت کے ساتھ پھیلنا۔ شَعْرٌ سَبْطٌ سیدھے بال (جن میں آسانی سے کنگھی ہو سکے)۔ اَلسِّبْطُ جمع اَسْبَاطٌ بیٹوں کے بیٹے (پوتے)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ﴾ یہاں اَسْبَاطٌ سے مراد قبائل ہیں اور ہر قبیلہ ایک شخص کی اولاد سے تھا۔ (مفردات امام راغب)

اور ﴿اِنۡبَجَسَتۡ﴾ کے تحت بتایا کہ بَجَسَ الْمَآءُ وَانْبَجَسَ، پانی پھوٹ کر بہ نکلا۔ یہ اِنْفَجَرَ کے ہم معنی ہے مگر اِنْبِجَاسٌ عام طور پر اس مقام پر بولا جاتا ہے جب کسی تنگ مقام سے پانی بہ نکلے اور اِنْفِجَارٌ تنگ اور وسیع دونوں جگہ سے بہ نکلنے پر بولا جاسکتا ہے۔ (مفردات امام راغب)

اسی طرح اَلْغَمَامُ کی حل لغت میں فرمایا: اَلْغَمُّ کسی چیز کو چھپا لینا۔ اَلْغُمّٰی یعنی غبار، تاریکی اور جنگ کی شدت جو قوم پر چھا جائے۔ اَلْغَمَامُ بمعنے بادل اس لئے آتا ہے کیونکہ سورج کی روشنی کو ڈھانپ لیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ﴾ غُمَّ الْهِلَالُ کے معنی ہیں چاند بادلوں کے پیچھے چھپ گیا۔ یَوْمٌ غَمٌّ: سخت تاریک دن۔ لَیْلَةٌ غُمَّةٌ: سخت تاریک رات۔ (مفردات امام راغب)

﴿الْمَنُّ﴾ کی تشریح میں فرمایا کہ اَلْمَنُّ کَالطَّلِّ شبنم کی طرح کی ایک چیز جو درختوں پر گرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ اس زمانے میں درختوں پر ایسی میٹھی گوند نکلتی تھی جو لذیذ بھی تھی اور طاقت بھی بخشتی تھی۔ سَلْوٰی بٹیر کو بھی کہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ﴿مَنّ﴾ ایسے انعام کو بھی کہتے ہیں جو بغیر محنت کے ملتا ہے۔ حضور نے بتایا کہ کاشت کرنا اور چیز ہے۔ یہ لوگ Gatherers تھے۔ بنی اسرائیل کو کاشت سے اس لئے بچایا کہ انہوں نے بہت سختی کے کام کرنے تھے اور اگر کاشتکاری کرتے تو ایک جگہ کے ہو کر رہ جاتے۔ اسی طرح ﴿مَنّ﴾ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک مائع جو بعض درختوں پر شہد کی طرح ظاہر ہوتا ہے اور گوند کی طرح سوکھ جاتا ہے۔

اور ﴿السَّلْوٰی﴾ کے متعلق بتایا کہ ﴿السَّلْوٰی﴾ دراصل اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کے لئے تسلی کا باعث ہو اور اسی سے سُلْوَانٌ اور اَلتَّسَلِّیْ کے الفاظ ہیں جو اطمینان اور راحت کے معنوں میں آتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ سَلْوٰی سے مراد بٹیر کی قسم کے جانور ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ مَنّ سے مراد وہ رزق ہے جو آسمان سے اترتا ہے اور سَلْوٰی سے مراد پرندے ہیں۔ امام راغبؒ کہتے ہیں کہ ابن عباسؓ نے اپنے ان الفاظ میں اس رزق کی طرف تمثیلاً اشارہ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے گوشت اور نباتات وغیرہ کی قسم کا عطا کیا ہے۔ (مفردات امام راغب)

سعید بن زیدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھمبی بھی مَنّ میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کھمبی کا پانی بعض آنکھوں کے امراض میں استعمال کر کے دیکھنا چاہئے۔

علامہ رازی لکھتے ہیں کہ "اس آیت کا مقصود احوال بنی اسرائیل میں سے دو قسم کی تشریح ہے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اولاد کے لحاظ سے بارہ حصے بنائے جس کا ذکر سورۃ البقرہ میں ہو چکا ہے، یا مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بارہ گروہوں میں تقسیم کر دیا کیونکہ وہ اولاد یعقوب میں سے بارہ مردوں کی اولاد میں سے تھے۔ پس ان میں فرق کر دیا اور یہ اس لئے کیا کہ وہ آپس میں حسد نہ کریں۔ اور ان میں فتنہ و فساد واقع نہ ہو"۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ پانی اگر ایک جگہ ہوتا تو اتنے بڑے قبائل کے لئے وہاں سے پانی لینا ناممکن ہوتا۔ جہاں بارہ چشمے پھوٹے ہیں وہ ایک وسیع جگہ ہوگی۔

آیت ۱۶۲: ﴿وَاِذْ قِیْلَ لَهُمُ اسْکُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ......الخ﴾ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بالآخر بنی اسرائیل کو ایک جگہ بسانے کا انتظام بھی کر دیا تھا اور ہدایت کی تھی کہ ﴿حِطَّةٌ﴾ کہو یعنی گناہوں کی معافی طلب کرو مگر انہوں نے حِنْطَةٌ کہنا شروع کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان میں لفظوں کو بگاڑنے کی یہ عادت بہت گہری تھی اس وجہ سے خدا ناراض ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اس جگہ کے متعلق مفسرین نے مختلف نام لئے ہیں لیکن یہ بالکل بے معنی سی بات ہے۔ قرآن کریم میں یا حدیث میں اس کا ذکر نہیں۔ ہو سکتا ہے اسرائیلیات پر ان کی بنیاد ہو۔

علامہ زمخشری لکھتے ہیں: "اس آیت میں قریہ سے مراد 'ایلہ' نامی بستی ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ "مدین" مراد ہے۔ "طبریہ" بھی مراد لی گئی ہے۔ عرب "مدینہ" کو "اَلْقَرْیَه" کا نام دیتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "حِطَّةٌ: استغفار جس کا نتیجہ ﴿نَغْفِرْ لَکُمْ خَطِیْٓئٰتِکُمْ﴾ ہے۔ سُجَّدًا: فرمانبرداری جس کا نتیجہ ﴿سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ ہوگا۔ (بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۲۷)

آیت ۱۶۳: ﴿فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ..........الخ﴾۔ اس آیت کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا۔ آپ فرماتے ہیں:

﴿مِنَ السَّمَآءِ﴾: اٹل۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳۰/ستمبر ۱۹۰۹)

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ﴾: پھر بھیجا ہم نے ان پر عذاب آسمان سے بدلہ ان کی شرارت کا۔ (بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۲۸)

آیت ۱۶۴: ﴿وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ کَانَتْ ....الخ﴾ کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے علامہ شہاب الدین آلوسی کی تفسیر کے حوالہ سے بتایا کہ شُرَّعًا یعنی پانی کی سطح پر باہر نکل کر جیسے ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ ساحل کے قریب ہو کر۔ اور یہ لفظ "شَارِعٌ" کی جمع ہے جو شَرَعَ عَلَیْهِ سے ہے۔ جو اس وقت کہتے ہیں جب کوئی قریب ہو اور بلند ہو۔ اور اَلشَّرْعُ میں اظہار اور کھول دینے کے معنی ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ حِیْتَانٌ شَرْعٌ یعنی سروں کو بلند رکھنے والی مچھلیاں۔ اور کہتے ہیں کہ اس کے معنی ایک دوسرے کے پیچھے آنے والیوں کے ہیں۔ (روح المعانی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "سبت کے ایک معنی آرام کے بھی ہیں...... (اور) دوسرے معنے سبت کے ہفتہ کے ہیں۔ یہود کو اس دن شکار کی ممانعت تھی جیسے مسلمانوں میں جمعہ ہے۔ ﴿نَبْلُوْهُمْ﴾: مخلصوں اور شریروں کا اظہار کرتے"۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳۰/ستمبر ۱۹۰۹ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ابتلا کئی طرح کے ہوا کرتے ہیں۔ (۱) راستبازوں اور اولوالعزم نبیوں پر بھی ابتلا آتے ہیں جیسے فرمایا ﴿وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ﴾ (بقرہ: ۱۲۵) (۲) بدذاتوں، بے ایمانوں، کافروں اور مشرکوں پر بھی ابتلا آتے ہیں جیسے فرمایا ﴿بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ﴾ (۳) ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک اور گروہ بھی ہے۔ ان پر بھی ابتلا آتے ہیں جیسے فرمایا ﴿وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ﴾ (الاعراف: ۱۶۹)۔ (۴) اور کبھی ابتلا ترقی مدارج کے لئے بھی آتے ہیں جیسے فرمایا ﴿وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ﴾ (البقرہ: ۱۵۴)"۔ (الحکم ۳۰/ستمبر ۱۹۰۸ء بحوالہ حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۲۳۸۔۲۳۹)

"سبت جس کا عبرانی لہجہ ثبات ہے اس کے معنی عربی کی طرح عبرانی میں بھی آرام کے ہیں۔ اس کے علاوہ عبرانی زبان میں اس کے معنی قطع کرنے اور ختم کرنے کے بھی ہیں۔ عربی میں کہتے ہیں سَبَتَ الشَّیْءَ: قَطَعَهٗ، اس چیز کو کاٹا۔ سَبَتَ رَأْسَهٗ: حَلَقَهٗ۔ اس کا سر مونڈا۔ عبرانی زبان کے واقفوں کا عام طور پر خیال یہ ہے کہ ہفتے کے دن کا نام سبت آرام کی وجہ سے نہیں رکھا گیا بلکہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ اُس ہفتہ کے کام کو ختم کرتا ہے۔ پرانی بابلی زبان میں سَبَةٌ دعائے توبہ کو کہتے تھے اس لئے بعض کے نزدیک یہ اسی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ توبہ اور دعا کا دن ہے۔ (انسائیکلوپیڈیا ببلیکا جلد ۴ کالم نمبر ۴۱۷۳)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں باتیں درست ہیں کہ وقتی طور پر کام چھوڑنے کا حکم ہے اور دوسرے یہ کہ یہ توبہ اور دعاؤں کا دن ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "فِی السَّبْتِ: سبت کے معنے ہیں آرام، راحت، آسودگی۔ لغت میں ہے اَلسَّبْتُ: اَلرَّاحَةُ۔ اکثر لوگ جب خدا انہیں دولت و مال، جاہ و جلال، جتھا، صحت عافیت دیتا ہے تو اس آسودگی میں خدا کو راضی کرنے کی بجائے ناراض کر لیتے ہیں۔ اور قسم قسم کی بدیاں اور حق تلفیاں کرتے ہیں اور اس آرام میں حدود الٰہیہ سے نکل جاتے ہیں۔ سبت کے ایک معنے اور بھی ہیں۔ وہ ایک دن کا نام ہے جیسے ہمارے ہاں جمعہ ہے۔ یہودیوں میں بھی ہفتہ ایک دن ایسا مقرر کیا گیا ہے جس میں ارشاد الٰہی تھا کہ شکار نہ کرو۔ وہ یوں کرتے تھے کہ گڑھوں میں مچھلیوں کو روک لیتے تھے اور دوسرے دن اٹھا لاتے اور کہتے آج تو سبت نہیں ہے۔ شریعت کے احکام میں کئی لوگ ایسے حیلے بنا لیتے ہیں جس سے ظاہری طور پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا مگر خدا تو ان کے دلوں کی نیتوں کو خوب جانتا ہے اس کو یہ لوگ کیونکر دھوکہ دے سکتے ہیں..........۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے سورۃ المائدہ: ۶۱ تا ۶۳ کے حوالہ سے فرمایا ہے کہ "میں تمہیں آگاہ کروں کہ اللہ کے حضور بدتر بدلہ پانے والا کون ہے وہی گروہ جسے اللہ نے اپنی رحمت سے دور کیا۔ اس پر غضب نازل کیا جن کو بندر اور سؤر بنایا کیونکہ انہوں نے طاغوت کی فرمانبرداری کی۔ انہی لوگوں کا برا ٹھکانہ ہے اور سیدھے راستے سے بہت دور ہیں۔ جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر سے بھرے ہوئے آئے اور اسی کے ساتھ نکل گئے اور اللہ جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں اور تو ان میں سے بہت کو دیکھے گا کہ گناہ اور زیادتی میں اور حرام خوری میں پیش دستی کرتے ہیں۔ بہت برا ہے وہ امر جو وہ کر رہے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ ان کی شکلیں مسخ نہیں ہوئیں۔ وہ لوگ گائے کی پرستش کرتے تھے خدا نے ان سے دَرشنی گائے ذبح کرائی"۔
(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۵/فروری ۱۹۰۹ء)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ان آیات سے استنباط فرمایا ہے کہ ان کی شکلیں مسخ نہیں ہوئی تھیں بلکہ ان کے دل مسخ ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی آج کے درس کا وقت ختم ہوا اور یہ پاکیزہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔

(مرتبہ: ابولبیب)

ادارہ الفضل انٹر نیشنل کی طرف سے تمام قارئین کو نیا سال مبارک ہو
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے۔ کُلُّ عَامٍ وَّاَنْتُمْ بِخَیْر

بقیہ:نئی صدی اور نئے ملینیم کا آغاز
از صفحہ نمبر ۴

طرح نظر اٹھتی کرہ ارض پر بسنے والی مختلف اقوام کے افراد اپنے اپنے قومی لباسوں میں ملبوس ہشاش بشاش پر نور چہروں کے ساتھ جھومتے جھامتے اور باہم باتیں کرتے ادھر ادھر چلتے پھرتے نظر آتے۔ ان میں افریقہ کے مختلف ملکوں اور انڈونیشیا کے احباب اپنے مخصوص قومی لباسوں اور چمکتے اور خوشی سے دمکتے ہوئے چہروں کے ساتھ خاص طور پر نگاہوں میں آکر دوسروں کو اپنی طرف کھینچتے۔ایک طرف پاکستانی اور ہندوستانی احباب اور دوسری طرف مشرقی ومغربی افریقہ ، انڈونیشیا اور مشرقی ایشیائی ریاستوں کے احباب اس قدر وارفتگی کے عالم میں باطنی کشش کے زیر اثر ایک دوسرے کی طرف لپکتے اور ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے اور دل موہ لینے والی مسکراہٹوں کا باہم تبادلہ اس والہانہ انداز میں کرتے کہ صاف عیاں ہوئے بغیر نہ رہتا کہ یہ سب ایک نئی عالمگیر اخوت کی نہایت مضبوط لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے ملتے اور ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ بالعموم انگریزی میں یا پھر اشاروں کی بین الاقوامی زبان کے ذریعہ ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرتے اور پھر فرط مسرت کے زیر اثر ایک دوسرے سے بے اختیار لپٹ جاتے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر اپنے صادق الوعد خدا کا شکر بجا لاتے کہ اس نے پہلے سے دی ہوئی بشارتوں کے عین مطابق انہیں جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر یکجا کر کے ایک دوسرے سے تعلقات محبت واخوت بڑھانے کا انمول موقع عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو فرینکفورٹ کے بیرونی علاقے میں جو بونامیز کے نام سے موسوم ہے اور جہاں احمدی احباب بڑی تعداد میں آباد ہیں ایک وسیع وعریض علاقہ خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو کئی تین منزلہ بڑی بڑی عمارتوں اور تین چار بڑے بڑے ہال نما کمروں پر مشتمل ہے اور پارکنگ ایریا اس کے علاوہ ہے۔بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب کے قیام و طعام کا انتظام نو خرید کردہ انہی عمارتوں میں تھا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بھی انہی بلڈنگوں میں ایک بالائی بلڈنگ کے ایک علیحدہ فلیٹ میں فروکش تھے۔جلسہ سے چند یوم پہلے اور بعد کے ایام میں پانچوں نمازیں اور خاص جلسہ کے ایام میں صبح اور عشاء کی نمازیں اس نو خرید کردہ عمارتوں کے تین ہال نما کمروں میں حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں ادا کی جاتی رہیں اور احباب بہت کثیر تعداد میں حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہے۔دو ہال مردوں کے لئے اور ایک عورتوں کے لئے مخصوص تھا۔یہ ہال نمازوں کے مقررہ اوقات سے بہت پہلے ہی پرشوق نمازیوں سے پُر ہو جاتے۔نمازوں کی ادائیگی اور حضور کے واپس تشریف لے جانے کے بعد مختلف ملکوں کے احباب کا ایک دوسرے سے مل کر باہم تعارف حاصل کرنے کا منظر بہت دلکش اور پر لطف ہوتا۔سب ایک دوسرے سے ایسے اشتیاق سے ملتے، بغلگیر ہوتے اور مصافحے کرتے اور ایک دوسرے سے متعارف ہونے کی کوشش کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ ایک دوسرے سے ملنے کے لئے برسوں سے بے چین تھے اور اب باہم مل کر مسرت آمیز تسکین سے ہمکنار ہو گئے ہیں۔شاعر نے تو کہا تھا ؎

الفت کا تب مزا ہے کہ ہوں وہ بھی بے قرار
دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

یہاں کیفیت یہ تھی کہ سب ہی ایک بین الاقوامی محبت واخوت کے مضبوط رشتے میں بندھے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے سے ملنے کے لئے بے قرار ہیں۔اور ان کے باہمی ارتباط اور محبت واخوت کی کیفیت اس مصرعہ کی آئینہ دار اور مصداق ہے کہ ع

دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی

کیوں نہ ایسا ہوتا جبکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نئی بین الاقوامی محبت واخوت کے قیام کے ضمن میں فرمایا ہے:

”تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں“۔

(کشتی نوح)

خاکسار راقم الحروف چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بعض بیرونی ممالک کے دوروں میں افریقہ، امریکہ اور کینیڈا متعدد بار جا چکا ہے اور وہاں کے بعض مقامی احباب سے واقف ہے۔میں جب وہاں سے تشریف لائے ہوئے احباب سے ملتا اور ان کے اپنے ملکوں کے واقف احباب کے بارہ میں دریافت کرتا تو وہ بہت خوش ہوتے کہ تم ان کو جانتے ہو اور مجھ سے دوبارہ لپٹ جاتے۔میں جب انہیں اپنے واقف احباب تک سلام پہنچانے کی درخواست کرتا تو وہ اور زیادہ خوش ہوتے۔اس ضمن میں مشرقی افریقہ کے احباب اور گھانا کے برادرم مکرم حافظ جبریل سعید سے ملاقات میرے لئے خاص مسرت کا موجب ہوئی۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے سو سال پہلے جلسہ سالانہ کی عظیم الشان روحانی اغراض بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا:

”ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہونگے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا“۔(آسمانی فیصلہ صفحہ الف تا د)

یہ رشتۂ تودّد و تعارف اب عالمی بنیادوں پر ترقی پذیر ہو کر مختلف اقوام کے احمدیوں کو ایک ہی خاندان کے افراد کی طرح باہم ایک دوسرے کے ساتھ مضبوط رشتہ میں منسلک کرنے کا موجب بنتا جا رہا ہے اور ایک ایسی عالمگیر برادری معرض وجود میں آکر روز بروز وسعت اختیار کرتی چلی جارہی ہے اور اس کا وسیع سے وسیع تر ہو کر بالآخر ساری دنیا پر محیط ہو جانا مقدر ہے۔

دنیا کو حیرت میں ڈالنے والا مہتم بالشان نشان

جماعت احمدیہ کے للّٰہی جلسہ سالانہ کی موعودہ ترقی پذیر کیفیت کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ ہر سال اس للّٰہی جلسہ کے موقع پر دنیا کو تعجب میں ڈالنے والا ایک مہتم بالشان نشان پہلے سے بڑھکر شان کے ساتھ ظہور میں آتا ہے۔ اور اس کے ظہور پر جماعت کے اشد مخالفین بھی اپنی حیرت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہتے۔ وہ نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابتداء میں بشارت دی کہ آج اگرچہ آپ کے متبعین کی تعداد تھوڑی ہے لیکن خدا تعالیٰ بتدریج ان کی تعداد میں اس قدر برکت ڈالے گا اور انہیں اس قدر کثرت بخشے گا کہ اس برکت اور کثرت پر دنیا حیران ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ چنانچہ حضور نے اس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”وہ جیسا کہ اس نے (اللہ تعالیٰ نے۔ناقل) اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو و نما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے“۔(اشتہار ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء)

چونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والوں کا ابتدائی گروہ اس چراغ کی طرح تھا جو اونچی جگہ پر رکھا جاتا ہے اور ان کے لئے مقدر تھا کہ وہ اپنے ارد گرد ہی نہیں دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں۔اس لئے ضروری تھا کہ ہزاروں ہی نہیں بلکہ بتدریج لاکھوں اور کروڑوں انسان سال بہ سال اس میں داخل ہوتے چلے جائیں یہاں تک کہ وہ وقت آجائے کہ کل دنیا پر یہ مقدس گروہ محیط ہو جائے اور اس طرح حضورؑ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے۔اسی لئے حضور علیہ السلام نے ایک اور موقع پر فرمایا:

”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں ترقی کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیشگوئیوں کو صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا“۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۷۔۱۸۔

روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۸ تا ۴۱۰)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضرت سعدؓ کو دعا دی کہ اے اللہ سعد کی دعائیں قبول کرنا جب وہ تجھ سے دعا کرے۔ حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کی قبولیت کے کئی واقعات کا بھی ذکر فرمایا۔مُضر کے قبیلہ پر آپ نے بددعا کی تو وہ قحط کا شکار ہو گئے۔پھر جب حضور اکرم ﷺ سے ان کے لئے دعا کی درخواست کی گئی تو حضور علیہ السلام کی دعا سے بارش ہوئی اور قحط دور ہوا۔حضرت ابوہریرہؓ کی والدہ کا قبول اسلام بھی حضور اکرم ﷺ کی دعا کا اعجاز تھا۔اسی طرح جب حضرت ابوہریرہؓ نے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا فرمائے۔

تو ان کے حق میں آنحضرتؐ کی یہ دعا بھی حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی پیش فرمائے۔ آپؑ فرماتے ہیں دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے۔دعا کی ضرورت نہ صرف اس وجہ سے ہے کہ انسان دنیوی مطالب کو پاوے بلکہ اس کے بغیر سچے خدا کا پانا ناممکن ہے۔ایک دعا ہی ہے جس سے خدا ڈھونڈنے والے پر اپنی تجلی کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس مضمون سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی پڑھ کر سنائے اور حضور علیہ السلام کی بعض مقبول دعاؤں کا بھی تذکرہ فرمایا۔اسی طرح آپ کے صحابہ کی قبولیت دعا کے بعض ایمان افروز نمونے بھی بیان کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی دعا کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ اے میرے رب میرے دل پر اتر آ اور میرے سینے پر ظہور فرما۔میرا دل نور عرفان سے بھر دے۔اے میرے رب تو ہی میری مراد ہے۔تو رحمت نازل فرما محمدؐ رسول اللہ پر اور انہیں وہ مراتب عطا فرما جو کسی اور کو نہیں دئے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

بعض احباب اپنے مضامین "الفضل ڈائجسٹ" میں شامل کرنے کیلئے براہ راست ہمیں بھجوا دیتے ہیں۔ ایسے احباب سے درخواست ہے کہ پہلے یہ مضامین دیگر اخبارات و رسائل کو بھجوایا کریں اور وہاں اشاعت کی صورت میں اُس شمارہ کا ایک نسخہ ہمیں ارسال فرمادیا کریں۔ اسی طرح جو دوست مختلف اخبارات و رسائل یا اُن کی نقول کے حصول کیلئے ہمیں خطوط لکھتے ہیں وہ مطلوبہ اخبار و جریدہ کے ادارہ کو براہ راست خط تحریر فرمایا کریں۔

اگر کوئی مقامی رسالہ "الفضل ڈائجسٹ" کی زینت بننے والے کسی مضمون کو شائع کرنا چاہے تو اس صورت میں براہ کرم حوالہ ضرور دیا کریں۔

۲۰۰۱ء کے دوران "الفضل ڈائجسٹ" کی زینت بننے والے مضامین کا مکمل انڈیکس ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس انڈیکس کی تیاری میں اگرچہ ہر ممکن احتیاط برتی گئی ہے تاہم کسی فروگذاشت کی صورت میں ادارہ معذرت خواہ ہے۔

۵/جنوری ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱

= مجلس انصاراللہ جرمنی کا سووینئر ۲۰۰۰ء
= مکرم راجہ محمد یوسف صاحب کا منظوم کلام
= قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات از مکرم عبدالسلام طاہر صاحب
= مجلس انصاراللہ سوئٹزرلینڈ
= مجلس انصاراللہ ناروے
= مکرمہ طیبہ زین صاحبہ کی نظم سے چند اشعار
= مکرم داؤد احمد کاہلوں صاحب صدر مجلس کا تعارف
= مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب سابق صدر مجلس کا تعارف

۱۲/جنوری ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲

= روزنامہ "الفضل" ربوہ سالانہ نمبر ۹۹ء (صحابہ رسولؐ نمبر)
= صحابہؓ رسول کا ذکر الٰہی از مکرم عبدالستار خانصاحب

۱۹/جنوری ۲۰۰۱ء - شمارہ ۳

= صحابہ رسولؐ کا عشق قرآن از مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

۲۶/جنوری ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴

= صحابہ رسولؐ کی مالی قربانیاں از مکرم عبدالسمیع خانصاحب

۲/فروری ۲۰۰۱ء - شمارہ ۵

= صحابہؓ رسول کی بے مثال قربانیاں از مکرم ابوالفاتح صاحب
= اصحاب رسولؐ کی باہمی محبت و اخوت از مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب
= مکرم فیض چنگوی صاحب کا منظوم کلام

۹/فروری ۲۰۰۱ء - شمارہ ۶

= حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں از محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

۱۶/فروری ۲۰۰۱ء - شمارہ ۷

= حضرت مصلح موعودؓ کا قدیم نوشتوں میں ذکر از مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب
= حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نظر میں حضرت مصلح موعودؓ کا مقام از مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب
= حضرت مصلح موعودؓ اور تفسیر کبیر از مکرم مولوی مظفر احمد خانصاحب

۲۳/فروری ۲۰۰۱ء - شمارہ ۸

= حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں خواب از مکرمہ امۃ العلیم زاہدہ صاحبہ
= سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی اہلی زندگی از حضرت سیدہ چھوٹی آپا

۲/مارچ ۲۰۰۱ء - شمارہ ۹

= اصحاب رسولؐ کا مثالی انقلاب از مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

۹/مارچ ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱۰

= صحابہؓ کرام کی خدمت والدین اور عائلی زندگی از مکرم محمد محمود طاہر صاحب
= صحابہؓ رسول کی اطاعت و فرمانبرداری از مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب
= مکرم چودھری محمد علی صاحب کی نظم سے انتخاب

۱۶/مارچ ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱۱

= صحابہؓ کرام کی ہمدردی خلق از مکرم انتصار احمد نذر صاحب
= صحابہؓ کرام کی مہماں نوازی از مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب
= صحابہؓ کرام کی انکساری از مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

۲۳/مارچ ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱۲

= حضرت مسیح موعودؑ کی سب سے پیاری ادا از متفرق احباب (مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)
= مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایک نظم کے انتخاب
= اعزازات (مکرم طلحہ شاہد صاحب، مکرمہ ہما رحمٰن صاحبہ)

۳۰/مارچ ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱۳

= "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" از مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب

۶/اپریل ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱۴

= حضرت ابراہیمؑ از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
= حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب از متفرق احباب مرتبہ مکرم پروفیسر راجہ نصراللہ خان صاحب
= حضرت حاجی محمد الدین صاحب تہالویؓ از مکرمہ صائمہ مریم صاحبہ
= مادام تساؤ از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب
= مکرم طاہر عارف صاحب کی نظم سے انتخاب
= اعزازات (مکرم منیب انور ورک صاحب، مکرم محمد معظم صاحب)

۱۳/اپریل ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱۵

= سیدنا حضرت بلالؓ از مکرمہ راحیلہ راشد صاحبہ
= مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب کی قبول احمدیت کی داستان
= جنرل نذیر احمد از مکرم پرویز پروازی صاحب
= شیطان سے نجات کا طریق از مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

۲۰/اپریل ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱۶

= مکرم محمد یوسف دیوانی صاحب از مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب
= محترم چودھری مختار احمد سنوری صاحب از مکرمہ مبارکہ سنوری صاحبہ
= مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا منظوم کلام
= محترم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب از مکرم مبشر احمد خالد صاحب
= اعزاز (مکرم قمر عزیز احمد صاحب)

۲۷/اپریل ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱۷

= ٹالسٹائے کی تصانیف
= آئس لینڈ از مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب
= محترمہ سارہ رحمٰن بٹ صاحبہ از مکرم ڈاکٹر طارق انور باجوہ صاحب
= مکرم قاضی راشد متین احمد صاحب کا منظوم کلام

۴/مئی ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱۸

= حضرت خالدؓ بن ولید از مکرم فرید احمد نوید صاحب
= آتش فشاں پہاڑ از مکرم پروفیسر نسیم احمد طاہر صاحب
= محترم چودھری غلام حیدر صاحب از مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب
= شہد پر دعوتِ تحقیق از حضرت سیدنا امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۱/مئی ۲۰۰۱ء - شمارہ ۱۹

= قرآن کریم کی اندرونی تقسیم از مکرم عبدالسمیع خان صاحب و مکرم ظہیر احمد خان صاحب
= قائداعظم محمد علی جناح از مکرم عمران بدر ہاشمی صاحب

۱۸/مئی ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲۰

= مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
= دعاؤں کا زندہ معجزہ (محترم ثاقب زیروی صاحب کی شفایابی) از مکرم یوسف سہیل شوق صاحب
= محترم عبیداللہ علیم صاحب از مکرمہ فرح نادیہ صاحبہ

۲۵/مئی ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲۱

= حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ
= محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا منظوم کلام

یکم جون ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲۲

= حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی یاد میں شائع ہونے والا ماہنامہ "انصاراللہ" ربوہ کے خصوصی نمبر مارچ ۲۰۰۰ء کے مضامین پر تبصرہ
= محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی آزاد نظم
= محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا انٹرویو
= حضرت میاں صاحب کا ذکر خیر از مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب، مکرم رشید احمد صاحب، مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب اور مکرم ناصر احمد ظفر صاحب
= مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم سے انتخاب
= مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی نظم سے انتخاب

۸/جون ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲۳

= حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی یاد میں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی ایک نظم
= حضرت میاں صاحب کا ذکر خیر از مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، مکرم محمد بشیر خالد صاحب، مکرم صالح محمد صاحب باڈی گارڈ، مکرم سید طارق محمود صاحب، مکرم برکت اللہ صاحب، مکرم خواجہ عبدالشکور صاحب اور مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب
= مکرم طاہر عارف صاحب کی نظم سے انتخاب

۱۵/جون ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲۴

= حضرت عبداللہ بن رواحہؓ از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
= مکرم اکرم محمود صاحب کی ایک نظم سے انتخاب
= مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبشر دہلوی از مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب

۲۲/جون ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲۵

= حضرت امام غزالیؒ از مکرم نعیم طاہر سون صاحب
= حضرت یونس امرےؒ از مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب
= مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم سے تین اشعار

۲۹/جون ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲۶

= حضرت ابوطالب از مکرم لئیق احمد بلال صاحب
= ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی از مکرم محمد جاوید صاحب
= مکرم مظفر منصور صاحب کی ایک نظم سے انتخاب

۶/جولائی ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲۷

= حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ از روایات حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ۔ (مرتبہ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب)
= محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب
= شہید ایران حضرت شاہزادہ عبدالمجید صاحب
= مکرمہ مریم عائشہ جاوید صاحبہ کا قبول احمدیت
= اعزازات (مکرم ڈاکٹر تنویر احمد صاحب، محترمہ طاہرہ منور صاحبہ، مکرم لقمان احمد طاہر صاحب، مکرمہ عصمت فرحانہ صاحبہ، مکرمہ صائمہ بشریٰ صاحبہ، مکرمہ طیبہ بشریٰ صاحبہ، مکرمہ ندرت نور صاحبہ، مکرمہ فریدہ بانو صاحبہ، مکرم معین احمد طاہر صاحب مکرمہ صدف حفیظ صاحبہ، مکرم منور لقمان صاحب)
= محترمہ امۃ الرشید صاحبہ از مکرم طاہر محمود احمد صاحب

۱۳/جولائی ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲۸

= حضرت اسامہ بن زیدؓ از مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب
= مکرم عطاء السنان طاہر صاحب کی ایک نعت سے انتخاب
= باسکٹبال اور جماعت احمدیہ از مکرم عبدالحلیم سحر صاحب

۲۰/جولائی ۲۰۰۱ء - شمارہ ۲۹

= ہاتھ بڑھانا......از مکرم عبدالسمیع نون صاحب
= حضرت سالمؓ مولیٰ ابی حذیفہؓ از مکرم غلام مصباح صاحب
= انٹرویو مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب از مکرم طاہر محمود مبشر صاحب و مکرم راجہ برہان احمد طالع صاحب

۲۷/جولائی ۲۰۰۱ء - شمارہ ۳۰

= حضرت مصلح موعودؓ از مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب
= امریکی ریاست "ہوائی" از مکرم محمد محمود طاہر صاحب
= مکرم رحمت اللہ شاکر صاحب کا ذکر خیر
= مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا منظوم کلام

۳/اگست ۲۰۰۱ء - شمارہ ۳۱

= حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحبؓ کا ذکر خیر از متفرق احباب (مرتبہ مکرم نصراللہ خان ناصر صاحب)
= عظیم مسلمان سائنس دان جابر بن حیان
= مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا کلام
= حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری از مکرم مسعود احمد خانصاحب
= محترم مولانا عبدالرحیم صاحب شہید
= اعزاز (مکرم شمیم احمد شاد صاحب، مکرمہ حامدہ امجد صاحبہ)

۱۰/اگست ۲۰۰۱ء - شمارہ ۳۲

= حضرت عمروؓ بن جموح از مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب
= حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواریؓ از مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب
= محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب از مکرم ملک حمیداللہ خان صاحب

۱۷/اگست ۲۰۰۱ء - شمارہ ۳۳

= بھیرہ از مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب
= حضرت ابوایوب انصاریؓ از مکرم لئیق احمد بلال صاحب
= محترم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ از مکرم بشارت احمد چیمہ صاحب

۲۴/اگست ۲۰۰۱ء - شمارہ ۳۴،۳۵

= آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیاں از مکرم راجہ برہان احمد طالع صاحب + مکرم مدثر احمد گوندل صاحب
= محترم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کی نظم سے انتخاب
= اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
= انجمن ہلال احمر (ریڈ کراس) از غلام مصباح بلوچ صاحب
= صوبہ سرحد میں احمدیت از مکرم محمود مجیب اصغر صاحب + محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب
= اکبر الہ آبادی از طلعت بشریٰ صاحبہ

= حضرت کعب بن زہیرؓ از مکرم خواجہ عبدالعظیم احمد صاحب

۷؍ستمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۳۶

= محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب از مکرم کرنل ایاز محمود خان صاحب + مکرم عابد وحید خانصاحب + مکرم بلال ایٹکنسن صاحب + محترم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب منظوم کلام از مکرم مبارک احمد عابد صاحب۔

= مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی از مکرم فرید احمد ناصر صاحب

= محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب از مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

= محترم کھیا قمرالدین صاحب کا ذکر خیر از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب

= مکرم مظفر منصور صاحب کی نظم سے انتخاب

۱۴؍ستمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۳۷

= حضرت قاضی امیر حسین شاہ صاحبؓ از مکرم ملک محمد اکرم صاحب

= محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کا ذکر خیر از مکرم اقبال احمد نجم صاحب

= تیز قدمی......ذیابیطس کا علاج

۲۱؍ستمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۳۸

= محترم مظفر احمد شرما شہید از مکرم خالد محمود شرما صاحب

= حضرت منشی امام الدین صاحبؓ پٹواری از مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب

= محترمہ بشریٰ اقبال صاحبہ از مکرمہ ڈاکٹر نگہت ظہیر صاحبہ

۲۸؍ستمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۳۹

= حضرت چودھری محمد عبداللہ خان صاحبؓ از مکرم عبدالمالک صاحب

= محترم محمود الحسن صاحب کی غزل سے انتخاب

= کوہستانِ نمک کھیوڑہ از مکرم نعیم طاہر سون صاحب

= اعزازات (مکرمہ منورہ صدیقہ صاحبہ، مکرمہ سمیعہ ناز صاحبہ، مکرمہ حسیبۃ الصبور صاحبہ، مکرم طارق احمد صاحب، مکرم منور لقمان صاحب)

۵؍اکتوبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴۰

= آنحضور ﷺ کے محترم والدین از مکرم فرید احمد ناصر صاحب

= مکرم اکرم محمود صاحب کے کلام سے انتخاب

= محترم میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب از مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

= محترم صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب از مکرمہ نسیم ناہید ساہی صاحبہ

= نوبل لارئیٹ چندرا شیکھر از مکرم محمد زکریا ورک صاحب

= قرآن کریم کے اعراب اور نقاط کا تاریخی جائزہ از مکرم عبدالسمیع خانصاحب

۱۲؍اکتوبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴۱

= حضرت میاں عبدالرحمٰن بھیروی صاحبؓ از مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

= وادیٔ کیلاش از مکرم منصور نورالدین صاحب

= طوالواز مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب

۱۹؍اکتوبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴۲

= حضرت حافظ محمد اسحاق صاحبؓ از مکرمہ حمیدہ حنیف باجوہ صاحبہ

= مادام ماری کیوری از مکرم عمران بدر ہاشمی صاحب

= مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی نظم

= محترم بابو عبدالغفار کانپوری صاحب از مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب

۲۶؍اکتوبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴۳

= حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ از غلام مصباح بلوچ صاحب

= مکرم مبارک احمد خالد صاحب از مکرم مبشر احمد ایاز صاحب

= بلیک باکس

= محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ از مکرم عبدالحلیم طیب صاحب

= مکرم طاہر عارف صاحب کے کلام سے انتخاب

۲؍نومبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴۴

= حضرت سیدہ چھوٹی آپاؒ از ماہنامہ "مصباح" ستمبر ۲۰۰۰ء (خصوصی نمبر)

مضامین از مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب + مکرم سید غلام احمد فرخ صاحب + مکرمہ عائشہ نصرت جہاں صاحبہ + محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ + محترمہ امۃ الکافی صاحبہ + محترمہ فرخندہ اختر شاہ صاحبہ + مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ + مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ + مکرمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ + مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ + مکرمہ تسنیم لطیف صاحبہ + محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ + مکرمہ امۃ المصور اعجاز صاحبہ + مکرمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ + مکرمہ شاہین روحی صاحبہ۔

منظوم کلام از مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ + مکرمہ امۃ القدیر ارشاد صاحبہ + مکرمہ امۃ الرشید بدر صاحبہ + مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ۔

۹؍نومبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴۵

= حضرت سیدہ چھوٹی آپاؒ از ماہنامہ "مصباح" ربوہ، ستمبر ۲۰۰۰ء (خصوصی نمبر) اور سہ ماہی "النساء" کینیڈا، جنوری تا مارچ ۲۰۰۱ء (خصوصی اشاعت)۔

مضامین از مکرمہ طاہرہ رشید الدین صاحبہ + مکرمہ بشریٰ نعیم صاحبہ + مکرمہ رضیہ درد صاحبہ + مکرمہ امۃ الشافی سیال صاحبہ + مکرمہ صائمہ ثمر صاحبہ + محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ + مکرمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ + مکرمہ راضیہ سرفراز صاحبہ۔

منظوم کلام از مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ + مکرمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ۔

۱۶؍نومبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴۶

= مکرم رانا مبارک علی صاحب کا قبول احمدیت

= حضرت محمد رمضان صاحبؓ از مکرم وحید احمد رفیق صاحب

= محترم راجہ ناصر احمد صاحب مرحوم از مکرمہ عصمت راجہ صاحبہ

۲۳؍نومبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴۷

= حضرت عثمان بن مظعونؓ

= حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؓ از مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

= محترم چودھری عبدالمجید طالب صاحب از مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب

۳۰؍نومبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴۸

= محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب از مکرمہ ڈاکٹر عزیزہ رحمٰن صاحبہ

= حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ از مکرم انیس احمد ندیم صاحب

= روزنامہ "الفضل" ربوہ کا انڈیکس ۲۰۰۰ء

۷؍دسمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۴۹

= سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ذکر خیر از متفرق احباب

= غیبی حفاظت (مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی تحریر)

۱۴؍دسمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۵۰

= مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب از مکرم سید حمید احمد صاحب

= شیر سنگھ سے واحد حسین تک از مکرم محمد سعید احمد صاحب

= ٹیسٹ کرکٹ کا آغاز از مکرم بابر شبیر صاحب

۲۱؍دسمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۵۱

= ہفت روزہ "بدر" کا خلیفہ نمبر

= جماعت احمدیہ - مناظرہ و مباہلہ کے میدان میں

۲۸؍دسمبر ۲۰۰۱ء - شمارہ ۵۲

= ۲۰۰۱ء میں "الفضل ڈائجسٹ" میں شائع شدہ مضامین کا مکمل انڈیکس

= ایک ضروری تصحیح

= جماعت احمدیہ مالی قربانیوں کے میدان میں

......❁......❁......❁......

مسجد فضل لندن میں

عیدالفطر کی مبارک تقریب

(رپورٹ: مبارک احمد صدیقی)

مسجد فضل لندن میں امسال عیدالفطر ۱۷؍دسمبر بروز سوموار صبح ساڑھے دس بجے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ لندن میں احمدی احباب کی کثرت اور مسجد فضل لندن میں محدود گنجائش جیسی حقیقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بیت الفتوح، ہونسلو، کرائیڈن، ساؤتھ آل اور ایسٹ لندن میں بھی نماز عید کا اہتمام کیا گیا تھا اور ان جماعتوں کو خصوصی طور پر ہدایت بھجوائی گئی تھی کہ وہ اپنے اپنے قریبی مراکز میں ہی نماز عید ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ امسال مسجد فضل لندن میں نماز عید ادا کرنے والوں کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ رہی۔ جب کہ بیت الفتوح میں جہاں زیادہ نمازیوں کی گنجائش ہے تعداد اکیس سو سے زائد رہی۔ مسجد فضل میں نماز عید کا وقت ساڑھے دس بجے مقرر کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے نو بجے ہی مسجد کی عمارت بھر چکی تھی تاہم احباب کی سہولت کے لئے نصرت ہال، محمود ہال کے علاوہ پانچ مارکیاں (شامیانے) لگائی گئی تھیں۔ حسب معمول مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظامات تھے اور اس کے علاوہ انگریزی زبان میں رواں ترجمہ کے لئے بھی الگ مارکیاں مقرر کی گئی تھیں۔ مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی نگرانی میں خدام کی مختلف ٹیمیں اپنی اپنی ڈیوٹیاں نہایت مستعدی سے نبھا رہی تھیں اور مسجد کے باہر ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے الگ سے ایک ٹیم مقرر کی گئی تھی۔ ایم ٹی اے انٹر نیشنل کا عملہ بھی عید سعید کی اس بابرکت تقریب کو براہ راست دنیا بھر میں دکھانے کے لئے مصروف عمل تھا۔ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب عید کی خوشیوں سے تمتماتے چہروں کے ساتھ جوق در جوق مسجد تشریف لا رہے تھے۔ بچوں نے رنگ برنگے اور زرق برق لباس پہن رکھے تھے جو عید کا ایک روایتی منظر پیش کر رہے تھے۔ کچھ ایسے ہی پُر کیف اور روحانی مناظر اس عید سے قبل رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں بھی دیکھنے میں آئے جب ہر روز نماز فجر کے بعد امام مسجد فضل لندن مکرم عطاء المجیب صاحب راشد رسول کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کا درس دیتے رہے۔ اس کے علاوہ نماز ظہر سے قبل دیگر کئی علمائے سلسلہ قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ ہر ہفتے اور اتوار کے روز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا درس ارشاد فرماتے رہے جو مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹر نیشنل کے ذریعے براہ راست دنیا بھر میں دکھایا جاتا رہا۔ مسجد فضل میں نماز تراویح پڑھانے کی سعادت اس مرتبہ بھی مکرم حافظ فضل ربی صاحب کو نصیب ہوئی۔ مسجد میں ہر روز افطاری کا بھی اہتمام تھا اور ہر سال کی طرح اس مرتبہ بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا انتظام تھا۔

پورے ساڑھے دس بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد فضل لندن میں جلوہ افروز ہوئے۔ نماز عید اور خطبہ عید ارشاد فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت عید پر آنے والے تمام مرد احباب کو شرف مصافحہ بخشا جس کے لئے حضور حسب معمول تمام احباب کے پاس خود چل کر تشریف لے گئے۔

اس عید کے موقعہ پر لوکل ممبر آف پارلیمنٹ جناب ٹونی کول مین بھی تشریف لائے۔ انہوں نے بھی دیگر احباب کے ساتھ لائن میں کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ کے بعد مسجد میں موجود تمام احباب دیر تک ایک دوسرے کو گلے ملتے رہے اور عید مبارک عید مبارک کی پُر مسرت اور خوشگوار آوازیں مسجد کی فضاؤں میں گونجتی رہیں۔ ہر چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ ہر زبان پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی باتیں تھیں۔ مسجد میں جماعت کی طرف سے تمام احباب کی خدمت میں چائے، بسکٹ اور میٹھی سویاں وغیرہ پیش کی گئیں اور یوں عیدالفطر کی یہ بابرکت تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتہائی احسن طریق سے اختتام پذیر ہوئی۔

......❁......❁......❁......

ایک ضروری تصحیح

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰؍مارچ ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ کے اخبار الحکم سے منقول ایک مضمون کا خلاصہ ہفت روزہ "الفضل انٹر نیشنل" ۲۳؍مارچ ۲۰۰۱ء کے اسی کالم میں بعنوان "حضرت مسیح موعودؑ کی کونسی ادا پیاری لگی!" پیش کیا گیا تھا۔ غلطی سے اس مضمون میں بعض غیر صحابہ افراد کو بھی صحابی ظاہر کر دیا گیا ہے مثلاً مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب، مکرم محمد عبداللہ اعجاز صاحب، مکرم غلام محمد صاحب اختر، مکرم مظفر دین صاحب بنگالی۔

اسی طرح قریشی محمد صادق شبنم اور نذیر احمد برقؔ بھی نہ صرف یہ کہ صحابی نہیں تھے بلکہ اپنی ناپسندیدہ حرکات کی وجہ سے نظام جماعت سے علیحدہ بھی کئے گئے۔

ادارہ اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔

......❁......❁......❁......

MTV Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

31/12/2001 - 06/01/2002

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in Greenwich Mean Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 31st December 2001

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00	Financial Review: 2001
02.00	Around the Globe: Documentary about the Alco highway adventure in Alaska
02.55	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme Vol No.3 of Izaalah Auhaam.
03.40	Rencontre Avec Les Francophones Rec.24.12.01
04.40	Learning Chinese: By Usman Chou Sb. Lesson No. 235
05.05	Liqaa Ma'al Arab with Huzoor: No.439 Rec.18.11.99
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
07.00	Moshaira: With Rasheed Qaisrani Sb.
07.55	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
08.50	Liqaa Ma'al Arab: Session No.439 ®
10.00	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
11.00	Children's Class: By Huzoor Class No.161®
11.30	Learning Chinese: Lesson No.235®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bangali Shomprachar: Various Items
13.30	Rencontre Avec Les Francophones ®
14.30	Dars-e-Malfoozat
14.45	Financial Review: 2001 ®
16.00	Children's Class: By Huzoor No.161®
16.30	Learning Chinese: Lesson No.235 ®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Rencontre Avec Les Francophones ®
19.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.439 ®
20.15	Financial Review: 2001 ®
21.05	Majlis e Irfan with Urdu Speaking Friends
22.05	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Prog. ®
22.50	Around the Globe: ®

Tuesday 1st January 2002

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
01.00	Children's Corner: Yasarnal Quran Class No.26
01.30	Children's Class: With Huzoor Rec.04.03.00 Class No.161 - Final Part
02.00	Tarjamatul Quran: By Huzoor. Lesson No.227 Rec: 10 February 1998
03.05	Medical Matters: Topic - Fainting
03.30	Mulaqaat With Bengali Friends Rec: 08.02.00
04.30	Learning Languages: Le Francais C'est Facile Lesson No.26
04.55	Urdu Class: Lesson No.325 – Rec.21.11.97
06.05	Tilawat, News, Dars ul Hadith
07.05	Pushto Programme: F/S Rec.28.01.00
08.00	Medical Matters: 'Fainting' ®
08.20	Speech: by Malik M.A.Javaid Sb. Topic 'Acceptance of Prayers'
09.00	Urdu Class: Lesson No.325 ®
10.05	Indonesian Service: Various Programmes
11.05	Children's Class: Yassarnal Quran Class No, 26®
11.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.26®
12.05	Tilawat, News
12.35	Bengali Shomprochar: Various Items
13.35	Bengali Mulaqat: Rec.08.02.00 ®
14.40	Medical Matters: ®
15.00	Tarjamatul Quran Class: By Huzoor ® Lesson No.227 – Rec.10.02.98
16.05	Children's Class: By Hazoor – No.161®
16.30	Children's Corner: Yasranal Quran No.26®
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	Le Francais C'est Facile: Lesson No.26 ®
18.40	French Programme: Various Items
19.00	Urdu Class: Lesson No.325 ®
20.05	Norwegian Programme: Various Items
20.30	Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
21.30	Medical Matters: ®
21.55	Tarjamatul Quran Class: ®
23.00	MTA Travel: 'Sorrento & the Amalfi coast'
23.35	Le Francais C'est Facile: Lesson No. 26 ®

Wednesday 2nd January 2002

00.05	Tilawat, News, A page from the History of Ahmadiyyat
01.00	Children's Corner: Hikayatee Shereen
01.15	Children's Corner: With Waaqfeen-e-Nau
01.40	Al Maidah: 'Prepare A Chicken Dish'
02.00	Tarjamatul Quran: With Huzoor Class No.228
03.05	Roshni Ka Safar: A Discussion with Lajna Karachi
03.30	Atfal Mulaqaat: With Huzoor – Rec.01.12.00
04.25	Urdu Asbaaq: Lesson No.65 – Part 2
04.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No.440 Rec.25.11.99
06.05	Tilawat, News
06.55	Swahili Muzakarah: Seeratun Nabi (SAW)
08.10	Roshni Ka Safar: ®
08.35	Al Maidah: ®
09.00	Liqaa Ma'al Arab: Session No.440®
10.00	Indonesian Service: Various Items
11.00	Children's Corner: Waaqifeene Nau®
11.25	Urdu Asbaq: ®
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Shomprachar
13.30	Atfal Mulaqaat: Rec.01.12.00 ®
14.25	A page from the History of Ahmadiyyat®
14.35	MTA Spot Light: By Abdus S.Tahir Sb. Topic: 'Responsibilities of Ansarullah'
15.00	Tarjamatul Quran: Class No.228 ®
16.05	Children's Corner: Waaqifeene Nau ®
16.30	Learning Languages: Urdu Asbaaq No.65 ®
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Mulaqat Rec.01.12.00
19.15	Liqaa Ma'al Arab: ®
20.25	Atfal Mulaqaat: With Huzoor ®
21.20	MTA Spot Light: Abdus S. Tahir Sb ®
21.45	Tarjamatul Quran Class: By Huzoor ®
22.50	Roshni Ka Safar: ®
23.15	Al-Maidah®
23.30	Children's Corner: Waqfeene Nau Program®

Thursday 3rd January 2002

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
00.55	Children's Corner: Guldasta No.7
01.30	Children's Corner: Bait Bazi - Atfal
01.55	Homeopathy Class: By Hazoor. No. 55 Rec.26.12.94
02.55	Introduction to the books of Hadhrat Khalifatul Masih I
03.25	Q/A Session: With Huzoor Rec. 27.08.96 With English Speaking Guests – Part 2
04.20	Learning Chinese With Usman Chou Sb. Lesson No. 24
04.55	Urdu Class: Lesson No.326 – Rec.22.11.97
06.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
06.55	Sindhi Muzakarah: 'Hadhrat Masih Maud (AS)Nearness to God'
07.55	Introduction to the books of Hadhrat Khalifatul Masih 1 ®
08.25	Documentary: Doonga Gali, Nathya Gali
08.55	Urdu Class: By Huzoor – Class No.326 ®
10.00	Indonesian Service: Various Items
10.55	Children's Corner: Guldastah No.7 ®
11.25	Learning Chinese: Class no. 24
12.05	Tilawat, News
12.30	Bengali Service: F/S Rec.16.02.96 With Bengali Translation
13.40	Q/A Session : With Huzoor Rec.27.08.96® Held at Nasir Bagh Germany
14.35	Dars Malfoozat ®
14.50	Homeopathy Class: Lesson No.55 ®
15.50	Children's Corner: Guldastah No.7 ®
16.25	Learning Chinese: Lesson No.24
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: Various Items
19.05	Urdu Class: By Huzoor Class No.326®
20.10	Documentary: ®
20.40	Q/A Session: With English German Guests®
21.35	Sang-e-Meel: Invention of Wheel
21.55	Homeopathy Class: Lesson No.55®
22.55	Introduction to the books by Hadhrat Khalifatul Masih I ®
23.25	Learning Chinese: Lesson No.24®

Friday 4th January 2002

00.05	Tilawat, MTA News, Dars ul Hadith
00.45	Children's Corner: Class No.77 (Canada)
01.45	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends Rec.24.03.00
02.40	MTA Sports: Kabadee Tournement Lahore Vs Faisalabad
03.30	A visit to Hadhrat Shah Abul Moaali's (RA) Mizaar
03.55	Lajna Magazine: Prog. No.27
04.45	Urdu Class: By Huzoor Lesson No.327
06.05	Tilawat, News, Dars Hadith
06.45	Siraiki Muzaakra:Life of Hadhrat Masih Maud (AS): Program No.3
07.30	Siraiki Darse Hadith: 'Aticates of Mosque'
07.50	MTA Sports: ®
08.45	Urdu Class: Lesson No.327 ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
10.25	Bengali Shomprachar: Various Items
10.55	Lajna Magazine: Prog. No.27
12.00	Tilawat, News, Malfoozat
13.00	Friday Sermon: Live by Huzoor
14.00	MTA Travel: ®
14.20	Majlis Irfan: With Urdu Speaking Friends ®
15.15	Friday Sermon ®
16.10	Children's Corner: ®
17.05	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.15	French Programme: Le bonnes habitudes au lever et au coucher
18.45	French Programme: Various Items
19.00	Urdu Class: Lesson No.327 ®
20.10	Friday Sermon: By Huzoor ®
21.05	MTA Travel ®
21.25	Majlis-e-Irfan: With Urdu Speaking Friends: Rec.24.03.00 ®
22.20	Lajna Magazine: Prog. No.27 ®
23.10	MTA Sports: ®

Saturday 5th January 2002

00.05	Tilawat, MTA News, Dars Hadith
01.00	Children's Corner: Waaqfeene Nau – No.4
01.30	Kehkashan Program: Wosaat-e-Hosla
02.00	Friday Sermon: Rec.04.01.02®
03.00	Computer for Everyone: Part 135 Presented by Mansoor A. Nasir Sb
03.35	German Mulaqaat: Rec.26.12.01
04.35	Safar Hum Nay Kiya: 'Wadi Shandoor'
04.55	Liqaa Ma'al Arab: Session No. 441 Rec.02.12.99
06.05	Tilawat, News, Darsul Hadith
07.00	MTA Mauritius: Children's Class
07.55	Tabarukaat: Speaker Mau.Abul Ata Sb. Topic: 'The History of Khilafat-e-Salesa' J/S Rabwah 1969
08.50	Liqaa Ma'al Arab: Session No.441 ®
09.55	Indonesian Service: Various Items
10.55	Q/A Session with Huzoor: Rec.22.12.96 Part 4
11.25	Children's Corner: Waaqfeen-e-Nau - No.4
12.05	Tilawat, News
12.35	Bengali Service:
13.35	German Mulaqaat: Rec.26.12.01 ®
14.50	Computers for Everyone: Part135
15.25	Quiz Khutabat-e-Imam: F/S Rec.03.03.00
15.55	Children's Class: By Huzoor – Rec.05.01.02
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.10	French Programme: ®
18.55	Liqaa Ma'al Arab: ®
20.00	Arabic Programme: Extracts from Tafseer-ul-Kabir, Programme. No.47
20.30	German Mulaqaat: With Huzoor ®
21.30	Tabarukaat®
22.25	Children's Class: By Huzoor ®
23.25	Children's Class: Waaqfeen-e-Nau ®

Sunday 6th January 2002

00.05	Tilawat, News
01.00	Children's Moshaira: Bait Bazi
01.20	Children's Corner: Kudak No.32
01.35	Dars-ul-Quran: No.19 – Rec.23.02.95
03.10	Hamari Kaenat: No.122 'Plants'
03.35	Mulaqaat: Young Lajna & Nasirat Rec.04.11.01
04.35	Learning French: Lesson No.21
05.00	Urdu Class: With Huzoor Lesson No.328 / Rec.28.01.97
06.05	Tilawat, News
06.40	Seerat-un-Nabi(saw) – Part 1
07.00	Darsul Quran No. 19 ®
08.35	Chinese Programme: Pt 23
08.50	Urdu Class: Lesson No.328®
09.55	Indonesian Programme
10.55	Children's Class: by Huzoor ®
12.05	Tilawat, News
12.40	Bengali Shomprochar
13.40	Mulaqaat: Young Lajna & Nasirat ®
14.40	Hamari Kaenat: No.122
15.05	Friday Sermon by Hazoor Rec.04.01.02®
16.05	Children's Corner: Kudak No.32
16.20	Le Francais C'est Facile: Lesson No. 21 ®
16.55	German Service
18.05	Tilawat
18.15	English Programme:
19.00	Urdu Class: ®
20.00	Mulaqaat : Young Lajna & Nasirat ®
21.00	Hamari Kaenat ®
21.25	Dars-ul-Quran : No.19 ®
23.00	Documentary: A Visit to Bahrain , Pakistan
23.30	Le Francais C'est Facile: ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, December 28, 2001 | Issue No. 52

جماعت احمدیہ ماریشس کے جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء کا شاندار اور بابرکت انعقاد

(رپورٹ: محمد اقبال باجوہ ـ مبلغ سلسلہ ماریشس)

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ ۲۰۰۱ء ۱۴ر ستمبر سے شروع ہو کر ۱۶ر ستمبر کو اختتام پذیر ہوا۔ یہ سہ روزہ جلسہ سالانہ اپنی اعلیٰ اور شاندار روایات کے ساتھ جلسہ گاہ واقعہ (تغیف) روز ہل ماریشس میں منعقد ہوا جس میں قادیان دارالامان سے ناظر اعلیٰ قادیان محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے شرکت فرمائی اور ایمان افروز و روح پرور خطابات سے نوازا۔

تیاری جلسہ

جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قریباً دو ماہ قبل ہی محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس نے نیشنل مجلس عاملہ اور مبلغین کے ساتھ ایک میٹنگ میں مختلف شعبہ جات کے نگران مقرر فرمائے اور پھر ایک ہفتہ بعد ہی آفیسر جلسہ سالانہ اور نگران شعبہ جات و مبلغین کے ساتھ ایک اور میٹنگ میں نگران صاحبان کو اپنی اپنی ٹیمیں تشکیل دینے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جلسہ سالانہ جرمنی سے واپس لوٹتے ہی محترم امیر صاحب نے ستمبر کے آغاز ہی میں تمام نگران صاحبان، آفیسر جلسہ سالانہ اور مبلغین کے ساتھ میٹنگ کے بعد جلسہ سالانہ کی تیاریوں کا آغاز کر دیا۔ جلسہ سے ایک روز قبل ۱۳ر ستمبر کو جس روز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جلسہ گاہ کا معائنہ کرنا تھا تمام کام بخیر و خوبی انجام پا چکا تھا۔

جلسہ گاہ زنانہ و مردانہ، سٹالز ہر دو طرف، رجسٹریشن آفسز، لنگر خانہ اور جلسہ گاہ کے اندر ہر دو طرف سٹیج، چٹائیاں، مہمانوں کے لئے کرسیاں، روشنی اور لاؤڈ سپیکر کے انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ جلسہ گاہ کے اندر و باہر بینرز آویزاں کئے گئے تھے۔ ۱۳ر ستمبر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر تمام شعبہ جات کا معائنہ کیا اور اظہار خوشنودی فرمایا۔

پہلا دن

۱۴ر ستمبر کو نماز جمعہ جلسہ گاہ میں ادا کی گئی۔ ساڑھے تین بجے محترم صاحبزادہ صاحب نے جماعت کا علم لہرایا جبکہ محترم امیر صاحب نے ماریشس کا علم بلند کیا اور دعا ہوئی۔

پرچم کشائی کے بعد تلاوت قرآن کریم سے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جس میں مختلف شخصیات کے پیغامات سنائے گئے اور بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ براہ راست ایم ٹی اے پر دیکھا گیا۔

اجلاس مستورات

۱۴ر ستمبر ہی کو نماز مغرب و عشاء کے بعد قریباً سات بجے مستورات کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "موجودہ زمانہ میں لجنہ اماء اللہ کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا جس کا ترجمہ محترم امیر صاحب نے کریولی زبان میں پیش کیا۔

دوسرا دن

دوسرے دن یعنی ۱۵ر ستمبر کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ ساڑھے نو بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک اسپیشل چلڈرن پروگرام تھا جس میں مکتب میں تعلیم پانے والے احمدی بچوں نے مختلف نظمیں اور تقریریں وغیرہ اردو اور کریولی زبان میں پیش کیں۔

پہلا اجلاس

دوسرے دن کا پہلا اجلاس نماز ظہر و عصر کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت، ترجمہ اور نظم کے بعد آزادیٔ ضمیر کے موضوع پر محترم مشہود احمد صاحب مبلغ انچارج ماریشس نے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں شاہد قدیر صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی مجلس عرفان سے کچھ حصے پیش فرمائے۔ اڑھائی بجے یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

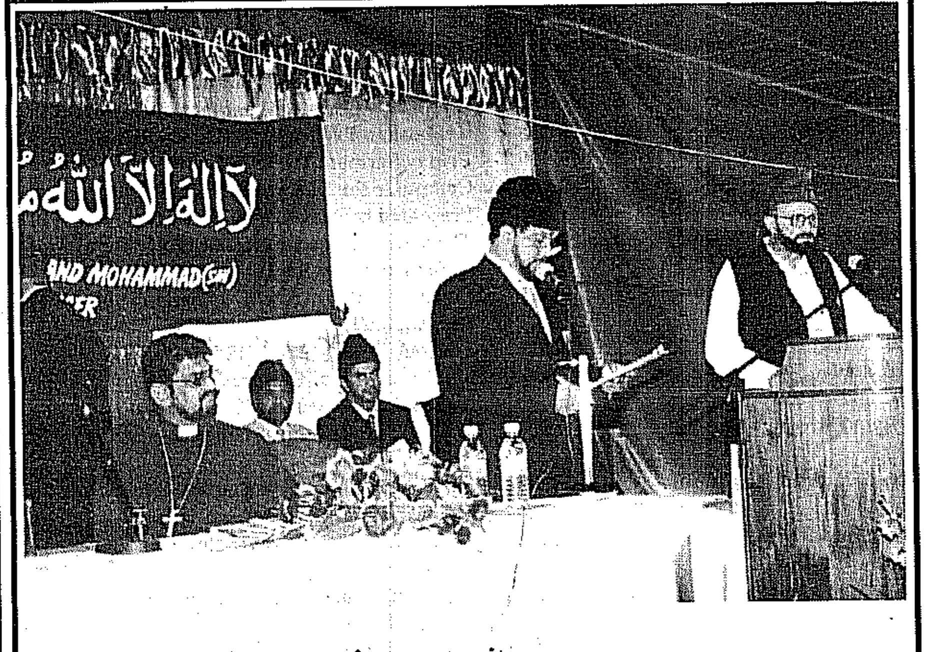

جلسہ سالانہ ماریشس کے مہمان خصوصی
محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان، خطاب فرما رہے ہیں

دوسرا اجلاس

ساڑھے تین بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن کریم اور اس کے کریولی ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جن میں مختلف ممبران اسمبلی بھی شامل تھے۔ اور جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کے موضوع پر خوبصورت تقریر کی۔ پھر ممبران اسمبلی نے خطابات کئے جن میں جماعت کے کردار اور خدمات کی تعریف کرتے ہوئے آئندہ بھی شاندار روایات کو جاری رکھنے کی توقع کا اظہار کیا۔

اس سیشن کی آخری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تھی جس میں انہوں نے مہمانوں کی رائے پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح خلافت احمدیہ کی برکت سے جماعت اس راہ پر کامیابی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے، مہمانوں کا اعتراف اس بات کا ثبوت ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے خطاب کا ترجمہ بھی مکرم امیر صاحب نے پیش کیا۔

تیسرا اجلاس

دوسرے دن کا تیسرا اجلاس نماز مغرب و عشاء کے بعد تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ نظم کے بعد محترم مختار دین توجو صاحب نے "خلافت ایک رحمت" کے موضوع پر بہت مؤثر الفاظ میں تقریر فرمائی۔ اس سیشن کی دوسری اور آخری تقریر محترم بھائی حسن راجون نے "مثالی قربانی" کے موضوع پر کی۔ ان ہر دو تقاریر کا معیار بہت اچھا تھا اور انداز بھی نہایت پرکشش تھا۔

تیسرا دن

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز بھی حسب معمول نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔

اس روز یعنی ۱۶ر ستمبر کے روز جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس تھا۔ چنانچہ صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ اور نظم کے بعد محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا۔ امیر صاحب کے خطاب کے بعد واقفین نو نے نظم پیش کی اور نظم کے

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

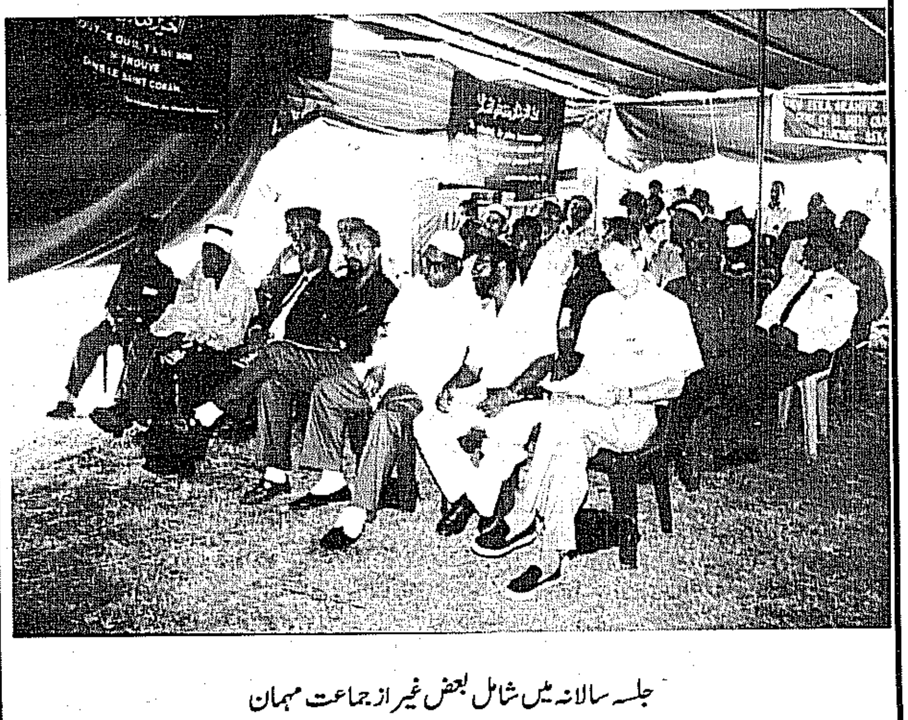

جلسہ سالانہ میں شامل بعض غیر از جماعت مہمان

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔